استوصوا بالنساء خیراً (الحدیث)

ماہنامہ بنات اہلسنت

مدیر اعلیٰ
مولانا محمد الیاس گھمن

جلد 4 | شمارہ 04 | اپریل 2013ء

1

خالی الذہن!

شرم وحیاء
قرآن وسنت کی روشنی میں

عطاری صاحب کی طوطا چشمی

جہنمی لوگ

شوہر کے ساتھ حسن سلوک

ایک نظر میں

خالی الذہن.....! 4

اداریہ

جہنمی لوگ 7

محسن شریف

عطاری صاحب کی طوطا چشمی 12

مولانا محمد کلیم اللہ

شرم وحیاء؛ قرآن وسنت کی روشنی میں 22

کوثر گل

خدارا..... بخش دو اب تو!!! 25

طارق نعمان گڑنگی

منافقین کی نشانیاں 30

اہلیہ مولانا محمد الیاس گھمن

شوہر کے ساتھ حسنِ سلوک 44

اہلیہ مولانا محمد الیاس گھمن

شادی کا مسئلہ 48

اہلیہ مولانا محمد بلال جھنگوی

ظہیر الدین محمد بابر 55

امان اللہ کاظم

ہمارا کچن 61

عائشہ بنت ارشد علی

درسِ قرآن

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا۔

سورة النساء:29

ترجمہ:

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ اِلّا یہ کہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے وجود میں آئی ہو (تو وہ جائز ہے) اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین جانو اللہ تم پر بہت مہربان ہے۔

تشریح:

اس کا سادہ مطلب تو یہ ہے کہ جس طرح دوسرے کا مال ناحق طریقے سے کھانا حرام ہے کسی کی جان لینا اس سے زیادہ حرام ہے۔ دوسرے کی جان لینے کو اپنے آپ کو قتل کرنے سے تعبیر کر کے اس طرف بھی اشارہ ہو گیا کہ کسی دوسرے کو قتل کرنا بالآخر اپنے آپ ہی کو قتل کرنا ہے کیونکہ اس کے بدلے میں خود قاتل قتل ہو سکتا ہے اور اگر یہاں قتل نہ بھی ہو تو آخرت میں اس کی جو سزا ملنی ہے وہ موت سے بھی بدتر ہو گی۔ اسی طرح اس تعبیر سے خودکشی کی ممانعت بھی واضح ہو گئی۔ دوسرے کسی کا مال ناحق کھانے کے ساتھ یہ جملہ لانے سے اس طرف بھی اشارہ ممکن ہے کہ جب ناحق مال کھانے کا رواج معاشرے میں عام ہو جائے تو اس کا نتیجہ اجتماعی خودکشی کی صورت میں نکلتا ہے۔ [ماخوذ از آسان ترجمہ قرآن]

www.ahnafmedia.com

درسِ حدیث

عَنْ سَيَّارٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ : كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَنَسٌ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

جامع الترمذی رقم :2620

ترجمہ:

حضرت سیار فرماتے ہیں کہ میں حضرت ثابت بنانی کے ہمراہ جارہا تھا، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا۔ پھر حضرت ثابت نے بتایا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جارہا تھا، وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو بچوں کو سلام کیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ علیہ السلام بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا۔

تشریح:

اس حدیث مبارک میں بچوں کے سلام کرنے کا عمل بیان کیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے لیے معلّم بنا کر بھیجے گئے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں بڑوں کو آداب سکھائے وہاں بچوں کے مذہبی شعور کا بھی خیال رکھا اور انہیں محبت وانس کے ساتھ آداب سکھلائے تاکہ بڑے ہو کر ان کے لیے دین پر عمل کرنا آسان ہو۔ ان آداب کے پیشِ نظر بچے جب مدرسہ ومسجد یا سکول جانا شروع کریں تو انھیں انگریزی سلام[Good Mornig] کرنے کی بجائے "السلام علیکم" کہنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

www.ahnafmedia.com

خالی الذہن.....!

اداریہ

ہم اس وقت خالی الذہن ہیں اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں: ایک تو یہ کہ ذہن کسی بھی معاملے پر غور و فکر اور سوچنے کے لیے خالی ہے کسی اور بات کو نہیں سوچ رہا اور دوسرا اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ذہن فکر و تدبر اور سوچنے کی صلاحیت سے خالی..... محروم.....ہے۔

قارئین معذرت کے ساتھ! آپ اپنے بارے میں اوّل الذکر مطلب مراد لے سکتے ہیں لیکن میں اپنی قوم کی دگر گوں صورتحال کو مدِ نظر رکھ کر دوسرا مطلب مراد لینے پر مجبور ہوں۔ اس لیے کہ

- میری قوم؛ ایمانیات کی روح سمجھنے سے "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم؛ اسلامی عقائد و نظریات کو جاننے سے "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم؛ تہذیب، کلچر اور فکری تمدن کے روبہ انحطاط ہونے سے "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم؛ ترقی یافتہ اقوام کے بنیادی اور اساسی اصولوں سے یکسر "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم؛ مقصدِ تخلیق کائنات اور سبب وجود انسانیت کے بارے "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم؛ رہبر و راہزن میں خط امتیاز کھینچنے سے "خالی الذہن" ہے۔

www.ahnafmedia.com

- میری قوم ؛ملی و قومی اور ملکی و بین الاقوامی ذمہ داریاں نبھانے سے "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم ؛مادی ترقی میں بھی پوری سوری ہے جبکہ دینی و اخلاقی اور روحانی ترقی سے تو بالکل "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم ؛دشمن سے زیر ہے لیکن دشمن کو زیر کرنے کی صلاحیت سے بے چاری "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم ؛چند ایجادات سے تو فرحاں وشاداں ہے لیکن عالمی سطح پر اپنی گراوٹی حیثیت سے "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم ؛موسیقی، ناچ گانے، موج مستی، شراب وکباب اور رقص وسرود میں غلطاں جبکہ تلاوت قرآنی کے ابدی اور روح پرور اثرات سے "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم ؛رسوم ورواج، الحاد وزندقہ بدعات وخرافات میں مگن جبکہ دینی اقدار اور اعمال مسنونہ اپنانے سے "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم ؛زنا، لواطت کی رسیا جبکہ تعدد ازواج کی حکمتوں سے "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم کا اشرافیہ طبقہ پر تعیش ہے جبکہ متوسط اور نادار طبقے کی مفلسی سے "خالی الذہن" ہے۔
- میری قوم ؛ظلم کی چکی میں پسنے کے لیے ہمہ وقت تیار لیکن ظالم کا ظلم روکنے والے خدائی منصوبوں سے "خالی الذہن" ہے۔

www.ahnafmedia.com

میں ایک بار پھر دہرا دوں کہ "خالی الذہن" سے میری مراد فکر و سوچ کی محرومی ہے اس لیے ہمیں اب خود کو بدلنے کا عزم کرنا ہو گا اپنی ذہنی اپج کو وسعت دے کر اقوام عالم کی زمام اقتدار کو ہاتھ میں لینا ہو گا کامل انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول ہائے جہاں بانی اپنا کر اور خدائی انعام یافتہ طبقات کی پیروی کر کے دنیا وآخرت کی کامیابیاں حاصل کرنا ہوں گی۔ میری ان گزارشات کو آپ خالی الذہن ہو کر ضرور سوچیے گا..... لیکن "خالی الذہن" نمبر ایک ہو کر۔

والسلام

محمد الیاس گھمن

انا للہ وانا الیہ راجعون

- احناف ٹرسٹ کے ذمہ دار مولانا خالد زبیر کے دوست حاجی محمد اسلم آف فیصل آباد انتقال کر گئے ہیں۔
- مولانا محمد عمران کے والد قاری عمر فاروق عباسی آف رحیم یار خان انتقال فرما گئے ہیں۔
- مرکز اہل السنت والجماعت سرگودھا کے سال چہارم کے متخصص مولانا عبد المجید تونسوی کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا ہے۔
- احناف ٹرسٹ کے ذمہ دار مولانا خالد زبیر کے عزیز بھائی محمد طارق کی والدہ انتقال فرما گئیں ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالی تمام موتی کی کامل مغفرت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم

www.ahnafmedia.com

جہنمی لوگ

محسن شریف، شیخوپورہ

سر ایک آدمی آپ سے ملنے چاہتا ہے چراغ دین نے دفتر میں آکر سیٹھ اکرم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو کہ سر جھکائے اخبار پڑھنے میں مصروف تھے۔ ہونہہ ..... ٹھیک ہے پانچ منٹ بعد اس کو اندر بھیج دینا۔

سیٹھ اکرم نے اپنی عینک کو سیدھا کرتے ہوئے کہا: او۔ کے سر! یہ کہتے ہوئے چراغ دین تیزی سے دفتر سے باہر نکل گیا ٹھیک پانچ منٹ بعد ایک تیس سالہ خوبصورت نوجوان دفتر میں داخل ہوا۔

السلام علیکم..... آنے والے شخص نے بلند آواز سے کہا۔

وعلیکم السلام..... سیٹھ اکرم نے آنے والے شخص کے جواب میں کہا۔

آیئے آیئے بیٹھیے سیٹھ اکرم نے آنے والے شخص کو کہا۔

آپ کا تعارف؟ سیٹھ اکرم نے اجنبی شخص سے سوال کیا۔

جی! میرا نام چاند ہے اور میں اس شہر کا رہائشی ہوں میرا گھر یہاں سے تقریباً 50 کلو میٹر دور ہے آنے والے شخص نے اپنا مختصر الفاظ میں تعارف کرایا۔

جی اب اپنا کام بتایئے کس سلسلے میں آئے ہیں۔؟

جی میں نے اصل میں ڈبل ایم اے کیا ہوا ہے اور اب نوکری کی تلاش میں ہوں۔ سر ہم لوگ بہت غریب ہیں میرے والدین نے اپنا خون پسینہ ایک کر کے مجھے پڑھایا ہے اب جبکہ میں نے تعلیم مکمل کر لی ہے تو سوچا نوکری کر کے اپنا اور اپنے

www.ahnafmedia.com

والدین کا پیٹ پالوں اور والدین کا سہارا بنوں۔

ہونہہ .....تو یہ بات ہے آپ کو نوکری مل سکتی ہے۔ لیکن..... سیٹھ اکرم نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

لیکن کیا؟ نوجوان نے گھبرا کر پوچھا۔

دیکھیں اگر آپ کو نوکری چاہیے تو اس کے لیے آپ کو پچاس ہزار روپے ادا کرنے ہوں گے یعنی کہ میرا حصہ۔

ک.....کک.....کیا؟ نوجوان بوکھلا کر بولا۔ پچاس ہزار روپے؟؟

جی ہاں! پچاس ہزار روپے سیٹھ اکرم نے الفاظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ ورنہ دوسرے لوگوں سے تو میں ایک لاکھ سے کم نہیں لیتا آپ غریب ہیں اس لیے آپ کو پچاس ہزار روپے بتلائے ہیں۔

لیکن سر! یہ تو رشوت ہے آپ اس کو رشوت کہہ سکتے ہیں۔ رشوت کہیں یا میرا حصہ یا میرا انعام..... مجھے بس پچاس ہزار روپے چاہییں آپ کا کام ابھی اور اسی وقت ہو سکتا ہے برخوردار اگر آپ مجھے ابھی رقم ادا کر دیں تو.....

ویسے بھی میرے قلم کی بڑی طاقت ہے صرف سائن کروں گا اور تمہیں کامران ملز میں سپر وائزر کا عہدہ مل جائے گا۔ سیٹھ اکرم نے اپنی کرسی کو دوسری طرف گھماتے ہوئے کہا۔

سر! آپ کو پتہ ہے کہ رشوت کتنی بری چیز ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔" سر کچھ تو خدا کا خوف کریں آپ کو مرنا بھی ہے اگر اللہ تعالیٰ نے پوچھ لیا تو آپ کیا جواب دیں گے؟

www.ahnafmedia.com

اوئے مسٹر ! زیادہ مولوی بننے کی کوشش نہ کرو اپنے فتوے اپنے پاس رکھو اگر رقم دے سکتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ جاؤ۔ سیٹھ اکرم نے غصے سے لال پیلا ہوتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے سر ! میں آپ کو رشوت نہیں دے سکتا اور نہ ہی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کر سکتا ہوں ویسے بھی میں آپ کو رشوت دے کر گناہگار نہیں ہونا چاہتا۔

سر ! میری ایک بات یاد رکھیں کہ اس طرح کا سارا مال حرام ہے اور حرام سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اور ہاں حرام کا مال انسان کو زیادہ دیر فائدہ نہیں دیتا اور نہ زیادہ دیر رہتا ہے اب بھی وقت ہے توبہ کر لیں۔ یہ کہتے ہوئے نوجوان باہر کی جانب چل دیا۔

چلے آتے ہیں منہ اٹھا کے نوکری کرنے ۔ جب اپنے حق کا مطالبہ کرو تو فتوے لگانا شروع کر دیتے ہیں پتہ نہیں سمجھتے کیا ہیں اپنے آپ کو۔ نوجوان کے جانے کے بعد سیٹھ اکرم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور گھر کی جانب چل دیے۔

لگتا ہے آج پھر کوئی سچی بات کہہ گیا ہے آپ کو۔ بیگم اکرم نے سیٹھ صاحب کے بدلتے ہوئے تیور دیکھ کر کہا کتنی مرتبہ کہا ہے رشوت لینا چھوڑ دیں یہ برا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب کچھ دیا ہے پھر کیوں آپ ایسا کام کرتے ہیں ؟ کیوں غریبوں کے حق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں ؟ بیگم اکرم نے ایک ہی سانس میں ساری باتیں کہہ ڈالیں۔

بس .....بس.....بند کرو اپنی بکواس

دفتر میں روزانہ کسی نہ کسی کی تبلیغ سُن کر آتا ہوں تو گھر میں تم جان نہیں

www.ahnafmedia.com

چھوڑتی اگر نہیں لوں گا تو پھر بچوں کے کہاں سے کھلائوں گا۔؟ میں اپنے بچوں کے مستقبل کے لیے سب کچھ کرتا ہوں۔ سمجھی تم۔؟ سیٹھ اکرم نے غصے سے اپنی بیگم کو گھورتے ہوئے کہا۔

آپ اپنے بچوں کا مستقبل برباد کر رہے ہیں حرام کھلانے سے مستقبل اچھا نہیں بلکہ برا ہو گا۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے تم اپنے فتوے اپنے پاس رکھو مجھے فیکٹری کے حساب کتاب کے بارے میں کچھ بتاؤ کہ آج کتنا کپڑا اسپلائی کیا ہے کراچی میں۔

یہ دیکھ لیں! چراغ دین سارا حساب کتاب کر کے گیا ہے ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں تم جاؤ۔

سیٹھ اکرم ایک بڑی فیکٹری کے مالک تھے ان کی فیکٹری کا کپڑا بہت مشہور تھا ان کی فیکٹری کا کپڑا بیرون ممالک میں بھی بہت پسند کیا جاتا تھا۔

ابھی سیٹھ اکرم حساب کتاب کر ہی رہے تھے کہ ان کے موبائل کے گھنٹی بجی۔ سر جلدی آیئے فیکٹری میں آگ لگ گئی ہے۔

کیا؟؟ یہ سنتے ہیں سیٹھ اکرم کے پائوں تلے سے زمین نکل گئی ان کو ہر چیز گھومتی محسوس ہونے لگی۔

سیٹھ اکرم نے جلدی سے گاڑی نکالی اور آنا فانا فیکٹری پہنچ گئے فیکٹری کے سامنے لوگوں کا ہجوم لگا ہوا تھا فیکٹری کو آگ کے الاؤ نے گھیرا ہوا تھا فائر بریگیڈ والی گاڑیاں اور امدادی رضاکار نوجوان آگ بجھانے میں مصروف تھے لیکن آگ قابو میں نہیں آرہی تھی سیٹھ اکرم اپنی آنکھوں سے اپنی فیکٹری کو خاکستر ہوتے ہوئے دیکھ رہا

www.ahnafmedia.com

تھا کافی دیر تک آگ کے بگولے فضا میں بلند ہوتے رہے اور یہ سارا منظر سیٹھ اکرم کو بے جان بت کی مانند بنا گیا۔ سیٹھ اکرم سے یہ برداشت نہ ہوا اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ سیٹھ صاحب کو فوراً قریبی ہسپتال داخل کرا دیا گیا تقریباً دو گھنٹے بعد جب سیٹھ اکرم کی آنکھ کھلی تو ان کے ارد گرد ان کے اہل خانہ بیوی بچے موجود تھے۔

میری فیکٹری کا کیا بنا؟ سیٹھ اکرم نے آنکھ کھلتے ہی پہلا سوال کیا۔

سب کچھ جل گیا کچھ بھی نہیں بچا۔ بیوی نے سیٹھ اکرم کو سارا ماجرا کہہ سنایا

نن۔۔ نن۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ایسا نہیں ہو سکتا۔

ایسا ہی ہوا ہے جب کوئی آدمی غریبوں کے مال پر ڈاکہ ڈالتا ہے تو اس کے ساتھ اسی طرح ہوتا ہے کیا آپ کو پتہ ہے کہ صرف آپ کے سائن نہ کر کے دینے کی وجہ سے کتنے لوگ بے چارے بے روزگار ہو گئے؟ اور جنہوں نے آپ کو رشوت نہ دی انہوں نے اپنی آخرت سنواری اور دنیا بھی اور جنہوں نے آپ کو رشوت دی انہوں نے اپنی بھی عاقبت خراب اور دنیا بھی۔ سیٹھ اکرم کی بیوی بولتی چلی گئی۔

سیٹھ اکرم کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے اور ساتھ ہی اس کے کانوں میں نوجوان کی آواز گونج رہی تھی: ”سیٹھ صاحب حرام کا مال زیادہ دیر نہیں رہتا اور میں آپ کو رشوت دے کر گناہ گار نہیں ہونا چاہتا اور نہ ہی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی کر سکتا ہوں۔“

یہ یاد آتے ہیں سیٹھ اکرم کا سر شرمندگی سے جھکا جا رہا تھا انہوں نے آئندہ رشوت لینے سے توبہ کر لی تھی کیونکہ ان کے کانوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان گونج رہا تھا: ”رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔“

www.ahnafmedia.com

عطاری صاحب کی طوطا چشمی

مولانا محمد کلیم اللہ

حق و باطل کے درمیان مناظرہ کی رَوِش پُرانی ہے۔ حق ہمیشہ غالب رہتا ہے اور باطل مغلوب ..... باطل کو یہ گھمنڈ ہوتا ہے کہ ان کے اعتراضات وشبہات بلکہ وساوس کا کوئی جواب نہیں دے سکتا جبکہ حق کو اللہ تعالیٰ وہ قوت دلیل عطا فرماتا ہے جس سے باطل کے اعتراضات اور وساوس دم توڑ جاتے ہیں۔

لاہور شہر کے قریب ٹھیٹھر ایک علاقہ ہے اس میں ایک "ملکو کی" نامی قصبہ ہے اس میں پچھلے چند دنوں سے دعوت اسلامی کے امیر محترم جناب محمد الیاس عطاری کے ایک تربیت یافتہ جناب محمد ندیم عطاری صاحب مبلغ دعوت اسلامی تشریف لائے۔ ہماری معلومات کے مطابق موصوف ندیم عطاری صاحب اپنے "مشن" کی تبلیغ کے لیے ایک سال لگا رہے تھے اس علاقے میں تشریف لانے کے بعد انہوں نے اپنے سال کا ارادہ ترک فرمایا اور بلال مسجد میں بطور امام مقرر ہو گئے۔

اس کے بعد انہوں نے اپنے مشن کو مکمل کرنے کے لیے وہی حربے استعمال کیے جن کی ان کو تربیت دی جاتی ہے یعنی اکابر اہل السنت والجماعت دیوبند پر گستاخ رسول کے فتوے صادر فرمانے لگے کہ مولانا اشرف علی تھانوی اپنے ترجمہ قرآن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "گناہ گار" لکھتے ہیں۔ دیوبندی تبلیغی لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف "مکر" کا لفظ منسوب کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اس کے علاوہ بھی اور بہت کچھ کہتے رہتے ہیں تاکہ اپنے مقتدیوں، عقیدت

www.ahnafmedia.com

مندوں اور اہل علاقہ کے نوجوانوں کو اہل حق سے بد ظن کر سکیں۔ چنانچہ موصوف ندیم عطاری جو خیر سے دنیاوی طور پر کافی تعلیم یافتہ ہیں سنا ہے کہ کسی کالج میں پروفیسر بھی رہے ہیں دعوت اسلامی کے مبلغ ہیں انہوں نے بھی ملکوکی کی فضا کو مکدر کیا اور نوجوانوں کو پکڑ پکڑ کر یہ کہتے تھے کہ اگر میں اشرف تھانوی کو گستاخ رسول ثابت نہ کروں تو یہ اینٹ اپنے سر پر ماروں گا۔

اہل علاقہ کے اہل السنت والجماعت نے جب یہ معاملہ دیکھا تو موصوف سے کہا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو موصوف نے برملا فرمایا کہ میں یہ ضرور ثابت کروں گا۔ سنی حضرات نے اہل حق کے ترجمان مولانا عبدالشکور حقانی امیر اتحاد اہل السنت والجماعت لاہور ڈویژن سے رابطہ کیا اور علاقے کی صورتحال سے آگاہ کیا مولانا حقانی دامت برکاتہم نے اتحاد اہل السنت والجماعت کی پالیسی کے تحت مناظرہ ٹیم کے رکن مولانا ابو ایوب قادری سے اس بارے میں مشورہ کیا کہ کیا کیا جائے؟

مولانا قادری نے کہا اس کے لیے جو آپ مجھے حکم فرمائیں میں کرنے کو تیار ہوں چنانچہ مولانا قادری اپنی گوناگوں مصروفیات کو چھوڑ کر مسلک حقہ اہل السنت والجماعت کے دفاع اور اکابر دیوبند کے دامن کو آلودگی سے بچانے کے لیے فوراً لاہور تشریف لے آئے۔

یہ مورخہ 23 فروری 2013 بروز ہفتہ کی شام تھی جب مناظر اہل السنت مولانا ابو ایوب قادری، مولانا محمد ابو بکر، مولانا محمد بلال جھنگوی، بھائی محمد رفیق اور راقم السطور ملکوکی کی طرف روانہ ہوئے نماز عصر وہیں جا کر ادا کی اور اس کے بعد اس وقت کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہی چاہی۔

www.ahnafmedia.com

بتلایا گیا کہ جناب ندیم عطاری صاحب کو بمشکل گھر سے لایا گیا ہے تاکہ وہ آپ سے گفتگو کر سکیں اس پر مولانا قادری دامت برکاتہم نے فرمایا: ”ہمیں خوشی ہوگی کہ ادب واحترام اور علم و سنجیدگی کے دائرے میں رہتے ہوئے اس معاملے کو حل کیا جائے ہم تمام اخلاقیات کی پابندی کرتے ہوئے موضوع پر بات چیت کرنے کو تیار ہیں تاکہ اصل حقائق سب کے سامنے آجائیں اور لوگ حق و باطل کی پہچان کر سکیں۔“

جبکہ دوسری طرف جناب عطاری صاحب پہلے پہل تو کافی جذباتی ہو کر یہ کہہ رہے تھے کہ ”ٹھیک ہے میں بھی بات کرنے کے لیے تیار ہوں اور جو کچھ میں نے کہا تھا اس کو پوری ذمہ داری سے ثابت کروں گا۔“

لیکن بعد میں عطاری صاحب کی سیٹی گم ہوگئی اور وہ میدان مناظرہ سے ایسے غائب ہوگئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

انہی باتوں باتوں میں نماز مغرب کا وقت آپہنچا ہم نماز باجماعت ادائیگی کے بعد بوہڑ والی مسجد میں جا پہنچے اور مولانا قادری دامت برکاتہم نے تقریباً ایک گھنٹہ پچاس منٹ کے قریب بیان کیا جس میں چند موضوعات کو زیر بحث لائے:

1. حب رسول اور بریلوی علماء
2. لفظ ذنب (گناہ) کی نسبت آپ علیہ السلام کی طرف کس نے کی؟
3. اذان سے پہلے صلوۃ وسلام کیوں پڑھا جاتا ہے؟
4. بریلی مرکز میں اذان سے قبل صلوۃ وسلام؟
5. قادیانیت کے رد پر اکابر دیوبند کی خدمات
6. مسئلہ ختم نبوت اور مولانا نانوتوی

www.ahnafmedia.com

7. العیاذ باللہ نبی علیہ السلام کو ابو جہل کا بھائی کس نے کہا؟

اس کے آخر میں سوالات وجوابات کی نشست ہوئی اس میں مولانا قادری دامت برکاتہم نے عوام الناس میں اہل بدعت کی طرف سے پیدا کردہ اور پھیلائے جانے والے شبہات اور وساوس کا علمی اور تحقیقی طرز پر جواب دیا۔

نماز عشاء کی ادائیگی سے فراغت کے بعد واپس آنے کے لیے جب ہم تیار ہوگئے بلکہ گاڑی میں بیٹھ گئے تو چند ساتھیوں نے آکر مولانا قادری دامت برکاتہم سے عرض کیا کہ

"حضرت !وہ.....ندیم عطاری.....ساتھ والی جگہ پر بیٹھا ہے اور کہتا ہے کہ میں تمہارے مولوی سے بات کرتا ہوں مولانا قادری دامت برکاتہم فرمانے لگے انہوں نے یہ ساری ہنگامہ آرائی کی ہے اور ہمیں چیلنج دیا تھا ہم چیلنج کو قبول کرتے ہوئے یہاں تک آئے ہیں ہم نے عصر سے عشاء تک اس کا انتظار کیا ان کا یہ حق بنتا تھا کہ وہ اس دوران تشریف لاتے لیکن وہ نہیں آئے اور اب وہ کہہ رہے ہیں کہ میں بات کرتا ہوں..... !!!!.

خیر !اتمام حجت کے لیے مناظر اہل السنت مولانا قادری دامت برکاتہم گاڑی سے اترے اور کتابوں کو ساتھ لے کر اس جگہ تشریف گئے جہاں پہلے سے عطاری صاحب "جلوہ افروز" تھے۔

گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے مولانا قادری نے عطاری صاحب سے پوچھا: کیا آپ نے یہ کہا ہے کہ مولانا تھانوی نے سورۃ فتح کی دوسری آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے گناہ کی نسبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے؟ عطاری صاحب نے

www.ahnafmedia.com

اثبات میں جواب دیا کہ ہاں میں نے کہا ہے۔ مولانا قادری نے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا ترجمہ قرآن کھول کر عطاری صاحب کے ہاتھ دیا کہ ہمیں وہ مقام دکھلائیں جہاں حضرت تھانوی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گناہ کی نسبت کی ہے۔ عطاری صاحب نے نہ صرف یہ کہ دکھلانے سے انکار کر دیا بلکہ قرآن کریم کو لینے سے بھی گریزاں رہے۔ اور اپنا موقف یوں تبدیل کرنے لگے کہ میں نے حضرت تھانوی کا نام نہیں لیا بلکہ میں نے دیوبندی اور تبلیغی کہا تھا۔

اسی دوران عوام الناس میں سے ایک شخص محمد صفدر جسے ہم نہ جانتے تھے وہ سامنے آیا اور عطاری صاحب کو یاد دلایا کہ آپ نے مجھے اشرف تھانوی کا نام بتلایا تھا اس پر عطاری صاحب بڑی دیدہ دلیری سے کہنے لگے کہ "میں اب بھی یہ کہتا ہوں۔"

مولانا قادری صاحب دامت برکاتہم نے عطاری صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ جناب آپ صرف کہتے کیوں ہیں آپ کو میں نے حضرت تھانوی کا ترجمہ قرآن دیا ہے اس میں سے وہ مقام سب کے سامنے کھول کر دکھائیں تاکہ جھگڑا ختم ہو، جب مولانا ابو ایوب قادری صاحب نے عطاری صاحب کو آڑے ہاتھوں لیا تو ان کے ہاتھوں کے "طوطے" اڑ گئے اور فرار کی راہ ڈھونڈھنے لگے۔

اس کے بعد مناظر اہل السنت مولانا قادری دامت برکاتہم نے مولوی احمد رضا اور ان کے والد مولوی نقی علی خان کی کتب سے حوالہ جات دینا شروع کیے اور کنز الایمان ترجمہ قرآن مولوی احمد رضا خان اور اس پر احمد یار گجراتی کے تفسیری حاشیے سے حوالے نکال نکال کر لوگوں کو دکھلایا کہ دیکھو یہ لوگ تو خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گناہ کی نسبت کرتے ہیں۔ جو الزام یہ حضرت تھانوی پر لگا رہے تھے

www.ahnafmedia.com

اسی جرم کے مرتکب ان کے اپنے بریلوی پیشوا ہیں۔

الزام انہیں دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

بیچارے عطاری صاحب کے تو حاشیہ خیال میں بھی نہ تھا کہ جنہیں میں اپنا بزرگ مانتا ہوں انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں یہ سب کچھ لکھ رکھا ہے جس کو بنیاد بنا کر ہمیں یہ تربیت دی جاتی ہے کہ دیوبندی گستاخ رسول ہیں۔

چند حوالہ جات ہم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ بریلویوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گناہ کی اور مکر کے لفظ کی نسبت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے۔

پہلا حوالہ: مولوی سردار احمد فیصل آبادی لکھتے ہیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نازل ہوئی آیت "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اگلے پچھلے تمام **"گناہ"** بخش دیے گئے" تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت مجھے روئے زمین سے زیادہ محبوب ہے۔

التصدیقات لدفع التلبیسات ص 250

دوسرا حوالہ: مولوی احمد رضا خان کے والد مولوی نقی علی خان اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

تاکہ معاف کرے اللہ تعالیٰ تیرے اگلے اور پچھلے **"گناہ"**

الکلام الاوضح ص 62

تیسرا حوالہ: مولوی عبد المالک جو اکابر بریلویہ میں سے ہیں وہ لکھتے ہیں:

خدا آپ کے گزشتہ اور آئندہ **"گناہ"** بخش دے۔

شرح کبریت احمر ص 101

چوتھا حوالہ: مولوی غلام رسول رضوی ایک حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے اور پچھلے سب **"گناہ"** معاف کر دیے ہیں۔

شرح مسلم ج 7 ص 342

www.ahnafmedia.com

پانچواں حوالہ: سید محمد امیر خان نیازی سروری لکھتے ہیں:

اے نبی! اپنے **"گناہ"** کی معافی مانگتے رہا کریں۔

سر الاسرار ص 75

چھٹا حوالہ: مولوی محمد اشرف سیالوی لکھتے ہیں:

تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے خیال میں جتنے **"گناہ"** ہیں سابقہ یا آئندہ ان تمام کی مغفرت فرمادے۔

کوثر الخیرات ص 237

ساتواں حوالہ: مولوی فضل حق خیر آبادی لکھتے ہیں:

اوبندا ایست کہ امرزیدہ است خدائے تعالیٰ مر اورا از **گناہان** پیشین و پسین

ترجمہ از راقم، وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرمادیے ہیں۔

شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ص 321

آٹھواں حوالہ: مولوی عبدالمقتدر بدایونی لکھتے ہیں:

تاکہ خدا تمہارے اگلے پچھلے سب **"گناہ"** بخش دے۔

تفسیر ابن عباس برحاشیہ ترجمہ شیخ سعدی

نواں حوالہ: مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنے والد کی کتاب کی شرح میں لکھتے ہیں:

مغفرت مانگ اپنے **"گناہوں"** کی اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیے۔

فضائل دعا ص 86

اب اس کے بعد چند حوالے اس پر پیش کرتے ہیں کہ بریلویوں کے علماء نے لفظ **"مکر"** کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی ہے:

www.ahnafmedia.com

1. حدائق بخشش حصہ سوم ص 41 مولوی احمد رضا خان
2. تفسیر نعیمی؛ مفتی احمد یار خان نعیمی ج 3 ص 263
3. شرح کبریت احمر؛ مولوی عبد المالک بریلوی نے پانچ مرتبہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکر کا لفظ استعمال کیا ہے ص 135
4. تسکین الجنان؛ مولوی عبد الرزاق بھترالوی ص 179
5. فیض چشتیائی اور مہر منیر۔ فیض چشتیائی ص 77، مہر منیر ص 248
6. موازنہ علم و کرامت؛ پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی ص 15

مولانا قادری دامت برکاتہم کو اللہ تعالیٰ نے حسن صورت کے ساتھ ساتھ ہیبت و جلال سے بھی نوازا ہے مولانا ایک کے بعد دوسرا، تیسرا، چوتھا، پانچواں ... حوالوں پر حوالے دیے جا رہے اور عطاری صاحب صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ کی تصویر بنے دیکھ رہے تھے۔ اس قدر حواس باختہ ہو گئے تھے کہ انہیں کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا وہ کیا کہہ رہے ہیں دوران گفتگو عطاری صاحب کے اگر جھوٹ گنتی کر کے بتلائے جائیں تو قارئین حیران ہو جائیں گے کہ ایسے بے علم اور جاہل شخص کو آخر کس نے یہ تربیت دے کر بھیجا ہے کہ وہ اکابر دیوبند کو گستاخ کہے۔

مولانا قادری دامت برکاتہم کی باطل شکن تقریر سے عوام الناس کے دلوں میں جہاں اکابر دیوبند کا عشق رسالت سے والہانہ تعلق اور ان کی عظمت و عقیدت اتر رہی تھی وہیں پر عطاری صاحب کی "ندامت" بھی قابل دید تھی اور ان کے پیشواؤں کی خیانتیں اور جہالتیں بھی سمجھ آ رہی تھیں۔

www.ahnafmedia.com

بات کافی طول پکڑ چکی تھی عطاری صاحب "میں نہ مانوں" والے فارمولے پر عمل پیرا تھے بالآخر مولانا قادری دامت برکاتہم نے اُن کا ایک حوالہ پیش کیا جسے سن کر باقی تو سب لوگ استغفار پڑھنے لگے لیکن عطاری صاحب اس کو بھی اپنا دین اور ایمان قرار دے رہے تھے۔ حوالہ یہ تھا: "ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور نبوت سے پہلے برسوں ابو طالب کے گھر کھانا کھایا ہاں بخاری شریف میں ہے کہ حضور (اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے نبوت سے پہلے بھی بتوں کے نام کا ذبیحہ کھایا۔"

کنز الایمان ترجمہ قرآن مولوی احمد رضاتفسیری حاشیہ نور العرفان مولوی احمد یار گجراتی ص 799

اس کو سن کر عطاری صاحب فرمانے لگے کہ یہ بالکل سچ لکھا ہوا ہے۔ جب معاملہ یہاں تک پہنچا تو عطاری صاحب کے میزبان بھائی موج خان نے موصوف کو تقریباً دھکے دے کر باہر نکال دیا۔ مناظرہ کی روئیداد تو ختم ہوئی۔

اب اہل علاقہ کہتے ہیں کہ اس دن کے بعد عطاری صاحب مسجد سے باہر نہیں نکلتے۔ اب کسی کے سامنے حضرات دیوبند کے خلاف زہر نہیں اگلتے۔ جسے کہتے ہیں ناں کہ سمجھ آگئی۔ یقین مانیے عطاری صاحب کو بھی "سمجھ آگئی"۔

شرمندگی کے عالم میں ڈوب کر ندیم عطاری زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ

آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہی کہتے ہوں گے
میرے اجداد نے تہذیب نہ سیکھی ہو گی

اس لیے ہمارے خیال میں یہ قائدین و اراکین دعوت اسلامی کے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں کے لیے لمحہ فکریہ ہونا چاہیے کہ ان کے تربیت یافتگان کو اس طرح کے علمی کاموں سے دور رہنا چاہیے اور بس جھنڈے لہرا کر عشق رسالت کا ڈھونگ رچانا

www.ahnafmedia.com

چاہیے اس کے علاوہ یہ بیچارے کسی کام کے نہیں۔ورنہ اس سے ان کے علم کا پندار کھل جائے گا اور جگ ہنسائی ہو گی یہ نہ ہو کہ لوگ انہیں دیکھ کر یہ کہنا شروع کر دیں

خدایا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

نوٹ : اس ساری کارروائی کو احناف میڈیا سروس نے ریکارڈ کر کے اپنی سائیٹ www.ahnafmedia.com پر اپ لوڈ کر دیا ہے مزید اس کی ویڈیو سی ڈی منگوانے کے لیے رابطہ کریں03216353540

کیسا لگا؟

آخرت کو بھول گئے ہو فکرِ دنیا کے عوض
موت کا حملہ اچانک بے خبر کیسا لگا ؟
آگے پیچھے گھوما کرتے تھے حلقہ بگوش
موت کا یہ سفر ، اے ہمسفر کیسا لگا ؟
یوں تو توں دنیا میں کرتا رہا لمبے سفر
گھر سے چل کر گور تلک یہ سفر کیسا لگا ؟
ہنستے ہنستے توں نے دنیا میں گزاری زندگی
چل دیا اپنوں کو روتا چھوڑ کر ، کیسا لگا ؟
اب نہ وہ بستر ملائم نہ وہ تکیے مخملی
جسم پہ دو گز کا کفن اور مٹی پہ سر کیسا لگا ؟

انتخاب:اقراء عابد بٹ

www.ahnafmedia.com

شرم وحیاء

کوثر گل، مانسہرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دین کی ایک صفت ہوتی ہے (جو اس میں عمدہ اور غالب ہوتی ہے) اسلام کی صفت (جو اس میں عمدہ اور غالب ہے) "حیا" ہے۔

"حیا" جسے ہادی برحق نے اسلام کی خاص الخاص صفت قرار دیا ہے، اس کے لغوی معنی شرم، حجاب و غیرت اور لحاظ کے ہیں۔ ان میں سے ہر لفظ بڑا وسیع المفہوم ہے۔ مختصر یوں سمجھ لیں کہ کوئی بھی برا کام کرنے میں اللہ کا خوف نہ کرنا اور بلا جھجک در پردہ یا دھوم ڈھڑلے سے کرنا بے حیائی ہے جو اللہ کے غضب کو دعوت دیتی ہے۔ "حیا" اخلاقِ حسنہ کی بہترین صفت ہے، اسے ایک پاکیزہ جذبہ بھی کہہ سکتے ہیں جو انسان کو برائیوں سے روکتا ہے۔ اگر یہ نہ تو پھر انسان بے حیا ہو کر جو چاہے کر سکتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے: ﴿ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ﴾ [سورۃ الانعام:۱۵۱]

اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ چاہے وہ کھلی ہوں یا چھپی۔

ایک اور جگہ فرمایا گیا ہے:

﴿ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ﴾ [سورۃ الاعراف: ۳۳]

اے نبی [صلی اللہ علیہ وسلم] ان سے کہہ دیجیے کہ میرے رب نے تو بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے، چاہے وہ بے حیائی کے کام خواہ کھلے ہوں یا

www.ahnafmedia.com

در پردہ، نیز ہر قسم کے گناہ کو اور ناحق کسی سے زیادتی کرنے کو۔

حیا کے بارے میں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ ارشادات ملاحظہ فرمایئے:

1: حیا سے صرف بھلائی ہی حاصل ہوتی ہے۔

2: حیا اور ایمان دونوں باہم ملے ہوئے ہیں۔ تو جب کسی شخص کا ان میں سے ایک اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔

[مشکوۃ المصابیح]

3: جس چیز میں فحش ہوتا ہے اس کو عیب دار بنادیتا ہے اور جس چیز میں حیا ہوتی ہے اس کی زینت بڑھادیتی ہے۔

[مشکوۃ المصابیح]

رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے حیا داری کا جو نمونہ امت کے سامنے پیش کیا، اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے جو پردے میں بیٹھی رہتی ہو۔

آپ علیہ السلام کبھی بھی کوئی فحش بات زبان مبارک سے نہ نکالتے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم شرم وحیا کے پیکر تھے، بازاروں سے گزرتے تو خاموشی سے نظریں نیچے جھکائے چلتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسی کے موقع پر بھی اکثر زیر لب تبسم پر اکتفا فرمایا کرتے تھے۔

ایک صحابیہ حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت خلاد رضی اللہ عنہ

www.ahnafmedia.com

غزوہ بنی قریظہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے۔ ایک یہودی عورت نے اپنے مکان کی چھت سے ان پر بھاری پتھر گرا دیا جس کے صدمے میں شہید ہوگئے۔ والدہ کو خبر ملی تو اس سانحہ تفصیل جاننے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ عقل و خرد پر بجلی گرانے والے اس صدمے کے باوجود انھوں نے اپنے چہرے پر نقاب ڈال رکھی تھی۔

بارگاہ نبوی میں جو لوگ حاضر تھے ان میں سے کسی صاحب نے کہا کہ بی بی تیرا بیٹا قتل ہوگیا ہے، حیرت ہے ایسی مصیبت کے وقت پر بھی تم نے چہرے پر نقاب ڈال رکھی ہے؟! حضرت ام خلاد رضی اللہ عنہا نے نہایت اطمینان سے جواب دیا: اگر میں نے اپنا بیٹا کھو دیا ہے تو کیا شرم وحیا بھی کھو دوں؟؟

سبحان اللہ! عہد نبوت کی خواتین کس قدر باحیاء اور شرعی پردہ کا خیال رکھتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو سب کو بھی یہی جذبہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

مواعظ متکلم اسلام

خواتین اسلام کے عقائد و نظریات کے تحفظ کی ضامن، پر سکون گھریلو نظام زندگی مہیا کرنے اور معاشرتی بے راہ رویوں سے بچانے کا انمول تحفہ

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے زریں بیانات کا مجموعہ

آپ کی زندگی میں اسلامی تبدیلی لانے والی کتاب

منگوانے کا پتہ: دارالایمان فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر لاہور

03216353540

www.ahnafmedia.com

خدارا..... بخش دو اب تو!!!

مولانا محمد طارق نعمان گڑنگی

دل خون کے آنسو روتا ہے اس پیارے دیس کو خدا جانے کس کی نظر لگ گئی اس دیس میں کسی چیز کی کمی نہیں آپ کو ہر چیز وافر مقدار میں یہاں موجود ہے۔ خواہ وہ سبزیاں، ترکاریاں، اور چاروں موسم ہوں یا فحاشی بدمعاشی، رشوت چوری ڈاکہ زنی، بدنیتی یا عریانی ہو ہر چیز خالص ہی ملے گی افسوس ہوتا ہے جب اس دیس کی بنیادوں کی طرف دیکھا جاتا ہے کہ ہمارے آبائو اجداد نے ہمارے اسلاف نے کتنی قُربانیاں دے کے اس ملک کو کلمہ طیبہ کی بنیاد پہ حاصل کیا تھا لیکن آج ان کی روحیں یقیناً تڑپ رہی ہوں گی اور زبانِ حال سے یہ کہ رہی ہوں گیں کہاں گئی ہماری قُربانیاں؟ کہاں گئی ہماری جدوجہد؟ آج ہمیں کوئی اقتدار کا بھوکا نظر آرہا ہے تو کوئی سرکار کا بھوکا۔

باریاں چل رہی ہیں امیر اپنی موج مستی میں مگن ہے اور بیچارہ غریب غربت کی چکی میں پس رہا ہے وہی لوگ اس دیس میں خوشحال زندگی گُزار رہے ہیں جنہوں نے اقتدار کے مزے لوٹے ہر انتخاب میں منتخب بھی وہی ہوئے مگر کیا کیا جائے ان کا جال ہی ایسا کے غریب عوام ہر بار پھنس جاتی ہے وہی اقتدار کی منزل تک پہنچتا ہے جس سے عوام تنگ ہوتی ہے امیر کے محل کی روشنی ہمیشہ غریب کی آنکھوں میں پڑتی ہے مگر غریب کی جھونپڑی کا اندھیرا امیر کو نظر تک نہیں آتا۔ آندھی و طوفاں غریب کی جھونپڑی کو ہی اکھاڑ کے لے جاتے ہیں مگر امیر کے بال بھی طوفانی ہوا سے نہیں ہلتے

www.ahnafmedia.com

پھر کیوں نہ اس نظام سے تنگ عوام کی پیاری آواز شاعرِ عوام حبیب جالب کے اشعار میں سنائی جائے

کہاں ٹوٹی ہیں زنجیریں ہماری
کہاں بدلی ہیں تقدیریں ہماری

ملی ہے کب غلامی سے رہائی
مسلط ہے وہی مرضی پرائی

وطن آدھا وڈیرے کھاگئے ہیں
مری صبحیں اندھیرے کھاگئے ہیں

بہاروں نے دیے داغ ہم کو
نظر آتاہے مقتل باغ ہم کو

گھروں کو چھوڑ کرجب ہم چلے تھے
ہمارے دل میں کیاکیا ولولے تھے

یہ سوچاتھا ہمارا راج ہوگا
سر محنت کشوں پہ تاج ہوگا

نہ لوٹے گا کوئی محنت کسی کی
ملے گی سب کودولت زندگی کی

لُٹی ہر گام پر امید اپنی
محرّم بن گئی ہر عید اپنی

وہی ظالم گھرانے حکمراں ہیں
وہی تاریک صدیوں کے نشاں ہیں

خوشی ہے چند لوگوں کی وراثت
کہا جاتا ہے غم ؛ ہے اپنی قسمت

ہوئے جھونپڑے ہی نظر طوفاں
مگر قائم ہیں اب تک قصر و ایواں

خدایا!کوئی آندھی اس طرف بھی
الٹ دے ان ستمگروں کی صف بھی

زمانے کو جلال اپنا دکھادے
جلادے تخت وتاج ان کے جلادے

یہ دولت کی ہوس جاگیرداری
ہیں دونوں لعنتیں دشمن ہماری

www.ahnafmedia.com

یہ دونوں لعنتیں جب تک رہیں گی جہاں میں ندیاں خوں کی بہیں گی

اقتدار کے مزے لوٹنے والوں کی عیاشیوں کی وجہ سے ہی یہ قوم آج یہ دن دیکھ رہی ہے ۔ قوم کے گھر وں میں چولہا نہیں جلتا آج باپ اپنے بچوں کو بیچنے پہ مجبور ہے، کہیں باپ بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے اپنے گُردے کو بیچتا نظر آتا ہے تو کہیں ریٹائرڈ ملازم پینشن نہ ملنے پہ خودکشی کرتا دکھائی دیتا ہے آخر یہ سزا اس قوم کو کیوں دی جاتی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ کرسی پہ بیٹھنے والوں کی اور کرسی کو حاصل کرنے والوں کی سمجھنے کی صلاحیت، دیکھنے کی صلاحیت اور سننے کی صلاحیت سلب ہو چکی ہے۔ کیا ان کے سامنے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور حکومت نہیں کہ جنہوں نے اپنے دور حکومت میں کبھی بھی چین وسکون سے نیند نہیں کی کوئی اپنا ذاتی محل تعمیر نہیں کیا۔ کیا ان کے سامنے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا دورِ حکومت نہیں کہ وہ کس قدر مالدار تھے لیکن جب اقتدار کو سنبھالا تو اپنی ساری دولت رعایا پہ خرچ کی کوئی بھی بچا کر نہیں رکھا۔ آج تو رعایا کو لوٹا جارہا ہے ان پہ مظالم ڈھائے جارہے ہیں ان کے ارمانوں کو خاک میں ملایا جارہا ہے ،عوام کے سرمائے سے لشکر بنا کر عوام کو ہی ظلم کا نشانہ بنایا جارہا ہے اس کے مقابل غریب عوام اپنے لب سی کر زندگی کے باقی ماندہ دن پورے کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن وہ دن دور نہیں جب اس دیس میں امن کی ہوا ان شاء اللہ چلے گی اور غریب عوام سُکھ کا سانس لیں گے ۔اقتدار، کرسی، وزارت، یہ ایک عارضی چیز ہے یہ ختم ہونے والی ہے عقلمند حکمراں

www.ahnafmedia.com

اپنی آخرت کی فکر کرتے ہیں نہ کہ دنیا کے مال واسباب کی۔ آیئے ایک محل کی سیر کر لیتے ہیں ایک بادشاہ یعنی حاکمِ وقت نے ایک نہایت ہی خوبصورت عالیشاں محل تعمیر کیااوراس پہ بہت زیادہ رقم خرچ کی۔ اندر کے ستونوں پہ سونالگایااس پر نہایت عالیشان بُرجیاں بنائی گئیں اوراندر نہایت ہی قیمتی اوراعلیٰ قالین بچھائے اور سونے کی پتی سے بہت پیارافرنیچر بھی بنوایا۔ جب یہ محل تیار ہو گیاتو حاکم وقت نے دور دور سے مہمانوں کو دعوت دی کہ محمل میں ان کی خاطر تواضع کرے جب تمام لوگ آئے محل کا معائنہ کیاتوسب لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ دعوت کے بعد اس نے مہمانوں سے پوچھا کہ کیاانہوں نے ایساخوبصورت عالیشان محل اس سے پہلے دیکھا ہے؟ کیااس کی تعمیر وخوش نمائی میں کمی رِہ گئی ہے؟ تمام مہمانوں نے یک زباں کہا کہ انہوں نے زندگی میں ایساعالیشاں محل نہیں دیکھااور قیامت تک کوئی ایسا محل نہ دیکھ سکے گا۔ لیکن ایک درویش صفت شخص بول اُٹھا کہ عالیجاہ میں اس محل میں ایک دراڑ دیکھتاہوں جس نے اس کو عیب دار کر دیاہے۔ اگر یہ عیب نہ ہوتاتوشاید جنت سے فرشتے آپ کے لیے تحائف لاتے۔

بادشاہ نے غصہ سے کہا کہ مجھے کوئی عیب نظر نہیں آتاتم ایک جاہل انسان ہو اورایسی بات کہہ کرخود کواہم بناناچاہتے ہو۔ درویش نے کہانہیں عالیجاہ! میں جس دراڑ کی بات کر رہاہوں یہ وہ دراڑ ہے جس کے ذریعہ ملک الموت حضرت عزرائیلؑ داخل ہونگے تو آپ ان کوروک نہ سکیں گے اور یہ تمام محل اس کی شان وشوکت، قیمتی سامان کچھ کام نہ آئے گاجب موت آئے گی تو آپ ایک مٹھی بھر خاک میں تبدیل ہو جائیں گے اور یہ وہ بات ہے جو آپ کے محل کو عیب دار بنارہی ہے، کوئی چیز بھی اس

www.ahnafmedia.com

چیز کو مستحکم نہیں بنا سکتی جو غیر مستحکم ہو۔ اپنی خوشیاں اور امیدیں اس محل سے وابستہ نہ کریں اپنے تکبرانہ رویہ کے بھنور میں نہ گھومیں ۔ عوام کا بھلا سوچنے والا حاکم ہی رب کے دربار میں سرخرو ہو گا آج اس دیس کی عوام بہت کچھ سہہ چکی ہے اب سوچ سمجھ سے کام لے اوران لوگوں کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ جو سب سے پہلے اسلام اور دوسر نمبر پہ پاکستان سے مخلص ہوں اور اقتدار کے مزے جنہوں نے لوٹے اور لوٹتے آرہے ہیں ان سے یہی التجا ہے

خدارا! بخش دو اب تو خدارا! بخش دو اب تو
تمہاری مہربانی سے بہت کچھ سہہ لیا ہم نے
کہیں روٹی کے لالے ہیں ،کہیں بُجھتے اُجالے ہیں
کہیں آنکھوں میں اشک خوں کہیں تن من پہ چھالے ہیں
جہاں چاہت کی تھی خوشبو ، وہاں بارود کی بو ہے
جہاں بستی تھیں بس خوشیاں وہاں ماتم کی آوازیں
سہانے خواب تھے جس جا ، وہاں اب وحشتیں ناچیں
نئی ہرروز ہی ہم پر ہزاروں آفتیں ناچیں
تمہارے عہد شاہی میں ہزاروں پھول ایسے ہیں
کہ مجبوری جنہیں بس اک نوالے ہی میں بہہ جائے
بہت معصوم کلیاں تھیں جنہیں حالات کے دھارے سرِبازار لے آئے
جو معمارِ وطن تھے کل انہیں خودکش بنا ڈالا
سنبھل سکتے تھے جو شاید انہیں پل میں گِرا ڈالا

www.ahnafmedia.com

تھے بوڑھے ناتواں کاندھے جنہیں کچھ اور بھی تم نے ہلا ڈالا جھکا ڈالا
اور اس پر تمہیں دعویٰ، مسیحا ہو! سہارے ہو! کہ محسن تم ہمارے ہو!
خدارا ! بخش دو اب تو ۔ خدارا ! بخش دو اب تو

منافقین کی نشانیاں

اہلیہ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن
منتظمہ: مرکز اصلاح النساء 87 جنوبی سرگودھا

مرکز اصلاح النساء 87 جنوبی سرگودھا کے ماہانہ اصلاحی بیان برائے خواتین میں میرے شوہر نامدار متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ نے یکم ستمبر 2012 بروز اتوار کو " منافقین کی نشانیاں " کے عنوان پر لاجواب بیان فرمایا تھا۔ افادہ عام کے پیش نظر حاضر خدمت ہے۔

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سئیات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریك لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدا عبدہ ورسولہ،امابعد فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم،بسم اللہ الرحمن الرحیم: إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلاً الآیۃ

[النساء:142 تا 147]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

www.ahnafmedia.com

میری نہایت واجب الاحترام ماؤ، بہنو اور بیٹیو!

میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء کی چند آیات تلاوت کیں ہیں۔ ان آیات میں اللہ رب العزت نے منافقین کی چند عادات کا ذکر کیا ہے۔

ایمان والے دنیا میں ایک قسم کے ہیں لیکن کافر دنیا میں کئی قسم کے ہیں۔ ایمان والے ایک ہی قسم کے اس لیے ہیں کہ ایمان نام ہی ان سب چیزوں کو مان لینے کا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر اس دنیا میں تشریف لائے۔ ان تمام کو ماننے کا نام "ایمان" ہے۔ ان میں سے کسی ایک کا انکار کر دیا جائے تو "کفر" ہے۔ مثلاً ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سرے سے مانتا ہی نہیں، آپ علیہ السلام کے دین پر ایمان بھی نہیں لاتا، یا قرآن کریم کو نہیں مانتا یا قرآن مجید کے بعض مضامین کو مانتا ہے بعض کو نہیں مانتا ہے تو یہ کافر ہے۔

کفار کی اقسام: کافروں کی کئی قسمیں ہیں۔

1: مطلق کافر: جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو نہ مانتا ہو اور دین اسلام پر ایمان بھی نہ رکھتا ہو۔

2: منافق: اسے کہتے ہیں جس کے دل میں کچھ اور ہو اور زبان پر کچھ اور ہو، منہ پر ایمان کی بات ہو اور دل میں کفر و شرک کی بات ہو۔ ظاہراً دیکھو تو مسلمان لگتا ہے اور باطن کو دیکھو تو کافر لگتا ہے۔ اوپر سے مسلمان اور اندر سے کافر، ان منافقین کا طبقہ بہت زیادہ خطرناک ہے۔

3: مرتد: جو دینِ اسلام پر تھا، پھر بدل گیا اور کفر اختیار کر گیا۔ اسے "مرتد" کہتے ہیں۔ اس کی سزا شریعت میں قتل ہے۔ پہلے تین دن جیل میں رکھا جائے

www.ahnafmedia.com

گا، اگر توبہ کرے اور باز آجائے تو بہت اچھا، اگر باز نہیں آتا تو اس کی گردن کو اڑادیا جائے گا۔ کیونکہ یہ حکومت اسلام کا باغی ہے۔

4:زندیق: وہ ہے جو عقائد کفریہ رکھتا ہے لیکن اپنے عقائد کفریہ کو اسلامی عقائد کہتا ہے۔ آج کے دور میں قادیانی اور مرزائی ہیں، وہ ہیں تو کافر مگر خود کو مسلمان کہتے ہیں۔

میں نے جو آیات آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں، ان آیات میں اللہ رب العزت نے منافقین کی چند ایک علامات ذکر فرمائی ہیں۔ ہمیں سوچنا چاہیے کہیں یہ علامات ہمارے اندر تو نہیں ہیں، اگر ہمارے اندر موجود ہیں تو ہمیں ان منافقین کی علامات کو دیکھ کر اپنے اندر کے نفاق کو ختم کرنا چاہیے ،اور خالص ایمان والی زندگی گزارنی چاہیے۔

پہلی نشانی: دھوکہ بازی:

اللہ نے فرمایا: ﴿ إِنَّ الْمُنٰفِقِينَ يُخٰدِعُونَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ﴾

منافقین خدا تعالیٰ کی ذات کو دھوکا دینا چاہتے ہیں حالانکہ وہ اپنی ذات کو دھوکا دیتے ہیں، خدا کی ذات کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ ہاں اللہ ان کو دھوکے کی سزا دے گا۔

یہ لوگ زبان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت پر ایمان لائے حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے، گویا خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ آدمی انسان کو تو دھوکا دے سکتا ہے مگر خدا کو تو دھوکا نہیں دے سکتا۔ تو منافقین کی پہلی نشانی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو بھی دھوکہ دینے سے باز نہیں آتے۔

www.ahnafmedia.com

دھوکہ دینا مومن کا شیوہ نہیں منافقین کا شیوہ ہے۔ مسلمان کسی مسلمان کو تو کیا کسی کافر کو بھی بلاوجہ دھوکہ نہیں دیتا بلکہ مسلمان تو جانور کو بھی دھوکہ نہیں دیتا۔ مسلمان کی شان کے لائق نہیں ہے وہ دغابازی سے کام لے۔

ایک محدث کا واقعہ: ایک محدث کے بارے میں ہے۔ محدث اسے کہتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو یاد کرتا ہے، ان کے احکام کو سمجھتا ہے، ان کی سندیں محفوظ رکھتا ہے۔ ایک محدث کے بارے میں آتا ہے انہوں ایک بڑا لمبا سفر کیا۔ انہوں نے سنا تھا کہ فلاں علاقے میں ایک شخص ہے اس کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث مبارک جو میرے پاس نہیں ہے۔ چنانچہ کئی سو کلومیٹر کا سفر کیا اور وہاں پہنچے۔ وہاں جاکر پوچھا: اس نام کا بندہ یہاں موجود ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہے اور اس کو اُس کے پاس پہنچایا۔ محدث نے اس بندے کو دیکھا تو تھوڑی دیر بعد واپس چل دیا، اس سے حدیث مبارک نہیں لی۔ لوگوں نے پوچھا: ملاقات تو ہوگئی آنے کا مقصد پورا ہوا کہ نہیں؟ فرمایا: مقصد پورا نہیں ہوا۔ پوچھا: کیوں پورا نہیں ہوا؟ انھوں نے فرمایا: اس لئے کہ میں جب اسکے پاس گیا، اس کے پاس ایک جانور تھا گھوڑی یا کوئی گھوڑا، اس نے اپنے جانور کو بلانے کے لئے اپنا دامن پھیلا لیا جس سے جانور یہ سمجھے کہ اس کے دامن میں چارہ ہے، تو جانور یہ سمجھ کر آیا۔ اس نے اپنے دامن کو جھٹکا اور جانور کو پکڑ لیا حالانکہ اسکے دامن میں چارہ نہیں تھا، اس نے جانور کو دھوکا دیا، جو جانور کو دھوکا دے سکتا ہے وہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بتلانے میں بھی دھوکا دے سکتا ہے۔ اس وجہ سے میں نے حدیث لینے سے انکار کر دیا۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا واقعہ: حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ جو

www.ahnafmedia.com

ہمارے امام تھے، بہت بڑے عالم بھی تھے، عابد اور زاہد بھی تھے، ہر سال حج فرماتے۔ آپ بہت بڑے تاجر تھے، تجارت کا بہت بڑا حصہ خدا کے راستے میں دیتے تھے، طلباء کو دیتے، دین پر لگاتے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی دکان سے کسی نے مال خریدا اور خرید کر چلا گیا۔ اس مال میں کوئی عیب موجود تھا۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے دکان کے ملازم سے پوچھا: اس مال میں جو عیب تھا وہ اس گاہک کو بتلایا تھا؟ ملازم نے جواب دیا: نہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جاؤ جا کر اس کو تلاش کرو اور اسکو عیب بتاؤ، اگر خریدنا چاہتا ہے تو خرید لے نہیں خریدنا چاہتا تو نہ خریدے۔ ہمارے امام صاحب رحمہ اللہ دھوکے بالکل پسند نہیں فرماتے تھے، یہ بہت بڑا جرم ہے۔ اللہ ہم سب کو بات سمجھنے کو توفیق عطاء فرمائے۔

ہمارے ہاں تجارت میں دھوکا چلتا ہے، نکاح کے وقت باتیں بتانے میں دھوکا چلتا ہے، کالج میں نقل کرنے اور پکڑے جاتے ہیں یہ بھی دھوکا ہے، اس سے بچنا چاہیے۔ نہ بندوں کو دھوکا دیں نہ خدا تعالیٰ کو دھوکا دیں۔ اللہ ہم سب کو محفوظ رکھے۔

دوسری نشانی: نماز میں سستی اور ریاکاری:

دوسری نشانی بتائی: ﴿وَإِذَا قَامُوٓاْ إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوا كُسَالٰى يُرَآءُونَ النَّاسَ﴾

جب یہ نماز میں آتے ہیں سستی دکھاتے ہیں چستی کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے پڑھتے ہیں۔

اس سے پتا چلا کہ شوق سے نماز پڑھنا مومن کا کام ہے سستی سے پڑھنا منافق کا کام ہے۔ منافق نماز کے قریب نہیں جاتا لیکن صرف دکھاوے کے لئے نماز

www.ahnafmedia.com

پڑھتا ہے کہ لوگ سمجھیں بڑا نمازی ہے، نیک پرہیز گار ہے۔ پتا چلا دکھاوے کی نماز پڑھنا منافق کی علامت ہے۔

اپنا محاسبہ کیجیے: مجھے اور آپ کو یہ دیکھنا چاہیے یہ علامت ہمارے اندر تو موجود نہیں۔ مہمان آجاتے ہیں بڑے خوش ہیں، عید کا دن ہے بڑے خوش ہیں لیکن جب نماز کی باری آتی ہے ہم سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ منافقین کی علامت ہے، رغبت کے ساتھ نماز پڑھیں یہ مومنین کی نشانی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج مبارک یہ تھا؛ تھکاوٹ ہوتی، گرمی ہوتی یا سفر میں ہوتے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے: "ارحنا یا بلال"

اے بلال! اذان دو، ہمیں راحت پہنچادو۔

پتہ یہ چلا کہ مومن کو نماز پڑھنے سے راحت ہوتی ہے، منافق کو تکلیف ہوتی ہے۔

نوافل کی ترغیب: میری ماؤ، بہنو اور بیٹیو! عہد کرو نماز میں سستی نہیں کریں گی، نماز پابندی سے پڑھیں گی، چاہیے تو یہ کہ اشراق کی نماز بھی پڑھی جائے۔ سورج نکلنے کے بعد جو نفل پڑھے جاتے ہیں اس کا نام "اشراق" ہے، اور اگر مزید دو گھنٹے بعد نفل پڑھے جائیں تو ان کا نام "چاشت" ہے، سورج غروب ہونے کے بعد فرض کے بعد چھ نفل پڑھیں اس کا نام ہے "صلوٰۃ الاوابین"، آخری پہر میں نماز پڑھیں اس کا نام ہے "صلوٰۃ التہجد"۔ یہ تمام نمازیں پڑھیں اور یہ سب پڑھنے کے بعد چاہیے کہ صلوٰۃ التسبیح بھی پڑھیں۔

صلوٰۃ التسبیح انسان زندگی میں ایک بار ضرور پڑھے۔ چاہیے تو یہ کہ ہفتہ میں

www.ahnafmedia.com

ایک مرتبہ پڑھیں، یہ نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک بار، یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار ضرور پڑھے ، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم زندگی میں ایک بار تو ضرور پڑھے۔اس کا طریقہ سیکھیں اور پڑھیں۔صلوٰۃ التسبیح کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت نوافل کی نیت سے کھڑے ہو جائیں، ثناء پڑھنے کے بعد 15 مرتبہ تیسرا کلمہ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر" پڑھیں، پھر سورۃ الفاتحہ پڑھیں، پھر 10 مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں، پھر رکوع میں جائیں، تسبیح کے بعد پھر 10 مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں، پھر قومہ میں کھڑے ہوں سمع اللہ لمن حمدہ ربنالك الحمد پڑھیں، پھر سجدہ میں جانے سے پہلے 10 مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں، پھر سجدہ میں جائیں کم از کم سات مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھیں، پھر 10 مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں، پھر بیٹھ کر دونوں سجدوں کے درمیان 10 مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھیں، پھر سجدہ میں 10 مرتبہ یہی کلمہ سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد پڑھیں۔ یہ 75 مرتبہ ہو گیا۔چاروں رکعت کے ملا کر یہ 300 مرتبہ ہوں گے۔اگر یہ نہ پڑھ سکیں تو کم از کم اس بات کا خیال کریں فرائض میں کوتاہی نہ ہو اب دیکھیں شوال کا مہینہ ہے[چونکہ یہ بیان شوال المکرم میں کیا گیا تھا]شوال کے کچھ روزے رکھنا سنت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ

[صحيح مسلم:رقم الحديث 1164]

کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر چھ شوال کے روزے رکھے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے پورا سال روزے رکھے۔

یہ روزے بندہ چاہے تو مسلسل رکھے چاہے تو وقفہ کر کے رکھے۔شوال کے

www.ahnafmedia.com

یہ چھ روزے نہ رکھ سکیں تو کم از کم رمضان روزے تو مکمل رکھیں، فرائض میں آدمی کو غفلت سے کام نہیں لینا چاہیے۔ میں بتا یہ رہا تھا کہ نوافل کی بھی کوشش کریں لیکن فرائض کا اہتمام ضرور کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال دے کر سمجھایا کہ پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی کے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو، وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس پر کوئی میل کچیل رہ جاتا ہے؟ عرض کیا گیا: نہیں۔ فرمایا: جس طرح پانچ مرتبہ غسل کرنے سے میل کچیل باقی نہیں رہتی اسی طرح دن میں پانچ نمازیں پڑھنے سے اللہ کریم گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ ایک اور حدیث مبارک میں ہے: ابوذر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ درخت کے پاس کھڑے تھے، پت جھڑ کا موسم تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہنی کو کھینچا، پتے گرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسے پت جھڑ کے موسم میں درختوں سے پتے گرتے ہیں اسی طرح آدمی پانچ وقت کی نماز پڑھے تو گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں۔

میری ماؤ، بہنو، بیٹیو! آج آپ بھی عہد کرو، ہم بھی عہد کریں کہ نماز کی پابندی کریں گے، خود بھی نماز پڑھیں گے اور اپنی اولاد کو بھی پڑھائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا فِي عَشْرٍ

[السنن الكبرىٰ للبيهقي:3358]

کہ جب اولاد سات سال کی ہو جائے تو نماز کی ترغیب دیا کرو اور یہ جب دس سال کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھیں تو ان کی ہلکی سی پٹائی بھی کیا کرو۔ ایسی پٹائی جس میں محبت اور شفقت ہو، نفرت کا پہلو نہ ہو۔ اولاد نمازی بنتی ہے ماں کی وجہ سے، اولاد

www.ahnafmedia.com

نمازی بنتی ہے باپ کی وجہ سے، اولاد نمازی بنتی ہے گھر میں بڑوں کی وجہ سے، اولاد نمازی بنتی ڈانٹ ڈپٹ اور محبت کی وجہ سے۔ خدا کے لئے اپنی اولاد کو نماز پر لگاؤ، آنے والی قبر کی زندگی بڑی سخت ہے، حشر کی زندگی بڑی سخت ہے، بہت لمبا زمانہ ہے۔

آج یہاں نمازیں پڑھیں، اللہ قبر کی سختیوں سے محفوظ رکھے گا، اللہ حشر کی گھاٹیوں سے محفوظ رکھے گا، آج طے کرو خود بھی نماز پڑھو گی، اولاد کو بھی نماز پر لگاؤ گی نماز پڑھنی بھی ہے اور سیکھنی بھی ہے۔ گھر میں نماز سیکھو یا مرکز اصلاح النساء میں آؤ۔ یہاں نماز سیکھو، باجیاں موجود ہیں، آپ کو نماز سکھائیں گی ان شاء اللہ۔

تیسری نشانی: اللہ کا ذکر کم کرنا

تیسری نشانی ﴿وَلَا یَذْکُرُونَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیلًا﴾ منافق اللہ کا ذکر بہت کم کرتا ہے اللہ کو بہت کم یاد کرتا ہے، مومن بہت زیادہ کرتا ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کثرت سے لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ فضائل اعمال کے مصنف ہیں۔ حضرت رحمہ اللہ نے بڑی بڑی کتابیں لکھیں ہیں "الکنز المتواری" بخاری کی شرح لکھی ہے، اب دنیا سے چلے گئے ہیں، حضرت نے فضائل اعمال میں لکھا ہے: پہلا کلمہ کثرت سے پڑھا کرو۔ عربی زبان میں جو کام سو مرتبہ کیا جائے اس کو کثرت والا کام کہتے ہیں، اس لئے دن میں 100 مرتبہ پہلا کلمہ پڑھنا ضروری ہے۔ جو مرد اور عورتیں ہم سے بیعت کرتے ہیں تو ہم کہتے ہیں 100 مرتبہ پہلا کلمہ، 100 مرتبہ استغفار، 100 مرتبہ درود پاک پڑھا کرو۔ اگر 100 مرتبہ کلمہ پڑھا تو گویا کثرت سے اللہ کو یاد کیا، 100 مرتبہ استغفار پڑھی گویا کثرت سے معافی مانگی اور 100 مرتبہ درود پڑھا گویا اپنے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر

www.ahnafmedia.com

کثرت سے درود بھیجا ہے۔

میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ان تسبیحات کو روزانہ صبح شام ضرور پڑھ لیا کریں۔ منافق خدا کا نام کم لیتا ہے، مومن خدا کا نام زیادہ لیتا ہے۔ لیٹے تب خدا کا نام، اٹھے تب خدا کا نام۔

اللہ کو یاد کرنے کے بہترین طریقہ: اللہ کو یاد کرنے کے سب سے بہترین طریقہ یہ ہے ہر موقع کی دعا یاد کریں، بستر سے اٹھیں تو:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُور"

[صحیح البخاری: رقم الحدیث6312]

تمام تعریفیں خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دے کر زندگی بخشی اور ہمیں اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

پڑھیں، بیت الخلاء میں جانے لگیں تو پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں پھر دایاں اور یہ دعا پڑھیں:

"اللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث"

[سنن ابن ماجہ: رقم 296]

اے اللہ میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ میں آتا / آتی ہوں۔

بیت الخلاء سے باہر نکلیں تو پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں پھر بایاں پاؤں اور یہ دعا پڑھیں: "غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَذْهَبَ عَنِّی الْأَذَی وَعَافَانِی"

[مصنف ابن ابی شیبہ: رقم 7، 8]

کہ اے اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھے اس گندگی سے نجات دی اور مجھے عافیت عطاء فرمائی۔

www.ahnafmedia.com

کھانا کھایں تو پڑھیں: "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ "، اور جب کھا چکیں تو یہ دعا پڑھیں: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِینَ "

[کنز العمال: رقم18179]

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔

میری ماؤ، بہنو، بیٹیو! آپ آئینہ تو ضرور دیکھتی ہوں گی، جب آئینہ دیکھیں تو یہ دعا کیا کریں:

"اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ"

[المقصد العلي: ج2 ص2617]

کہ اے اللہ تو نے میری شکل کو خوبصورت بنایا ہے میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنادے۔

کلمہ طیبہ کا ورد: کلمہ ہر وقت پڑھیں، نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب موت آتی ہے اللہ کلمہ نصیب فرماتے ہیں۔ چھوٹی سی تکلیف آئی فوراً پڑھو "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ"، گاڑی میں بیٹھے ہیں ہلکا سا جھٹکا لگا فوراً "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھیں، ہلکی سی مصیبت آئے فوراً "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" پڑھیں۔ جب یہ مزاج بنالیں گی تو مرتے وقت اللہ کلمہ والی موت نصیب فرمائے گا۔ کلمہ کا مزاج بنائیں، اپنی زبان سے خدا کے نام کا مزاج بنائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: "مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِہٖ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ"

[سنن ابی داود: رقم الحدیث3118]

کہ جس بندے کا آخری کلام "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ہو اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ دنیا بڑی مختصر ہے موت کے بعد اصل زندگی ہے، دنیا پر غرور مت کرو، آخرت کی تیاری کرو دنیا کی نعمتیں اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے ہیں مزید اللہ کی یاد

www.ahnafmedia.com

کرنے کے لئے ہیں۔ آخرت کی تیاری، قبر کی تیاری، حشر کی تیاری مومن کے ذمہ ہے، خود بھی تیاری کریں اور دوسروں کو بھی تیاری کرنے کی ترغیب دیں۔

چوتھی نشانی: تذبذب کا شکار

اور نشانی بتائی: ﴿مُذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ﴾

وہ بین بین رہتا ہے، درمیان میں رہتا ہے، کھل کر کام نہیں کرتا، اسلام میں نفع نظر آیا کلمہ پڑھ لیا، کفر میں نفع نظر آیا ادھر دوڑ گیا۔ لیکن مومن یوں نہیں کرتا۔ مومن کی عادت یہ ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا﴾ [فصلت:30]

کہ مومن جب اللہ پر ایمان لاتا ہے اور کہتا ہے: اللہ میرا رب ہے تو پھر اس پر ڈٹ جاتا ہے، پہاڑ ہل جائے لیکن مومن نہیں ہلتا۔ خدا کی قسم خاندان بدل جاتے ہیں، مومن نہیں بدلتا، حکومتیں الٹ جاتی ہیں مومن نہیں بدلتا، زمین اوپر چلی جائے آسمان نیچے آجائیں مومن نہیں بدلتا۔

میری ماؤ، بہنو، بیٹیو! تم بھی اللہ کے لئے دین پر ڈٹ جاؤ، آج فیصلہ کرو دین پر عمل کرنا ہے۔ مدرسہ میں داخلہ لیا ہے ڈٹ جاؤ حالات کیسے بھی ہوں اپنی تعلیم مکمل کرنی ہے۔ اگر زیور موجود ہے زکوۃ دینی ہے، کوئی نہ کہے تب بھی دینی ہے، گھر میں مال ضرورت سے زائد موجود ہو تب بھی دینی ہے۔ اپنے دین پر ڈٹ جاؤ اور ڈٹنے کی عادت ڈالو۔ منافق نے دین میں نفع دیکھا دین کو لے لیا کفر میں نفع دیکھا تو کفر کو لے لیا۔ مومن یوں نہیں کرتا مومن صرف خدا کو دیکھتا ہے، صرف دین کو دیکھتا ہے، صرف ایمان کو دیکھتا ہے اور صرف یقین کی بات کو دیکھتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

کافروں سے دوستی کی ممانعت: آگے اللہ نے مومنین سے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾

اے ایمان والو! یہ منافق تو کافر ہیں، ان کو دوست مت بنانا۔ دوستی ایمان والوں سے لگاؤ، یارانہ کافروں سے مت لگانا۔

مرزائی مسلمان نہیں دوستی مت لگاؤ، رافضی مسلمان نہیں دوستی مت لگاؤ، یہودی مسلمان نہیں دوستی مت لگاؤ، عیسائی مسلمان نہیں دوستی مت رکھو یہ خدا کے دشمن ہیں مومن خدا کے دوست ہیں ان سے دوستی رکھو۔ اللہ قرآن میں فرماتے ہیں:

﴿اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ﴾

[البقرة:257]

اللہ ایمان والے کا دوست ہے، ایمان والے کو ظلمت سے نور کی طرف لاتا ہے۔ شیطان کافر کا دوست ہے یہ اسے اندھیروں کی طرف لے جاتا ہے نور سے کھینچ لیتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گندے اور اچھے دوست کی مثال یوں دی ہے، سمجھو: اچھے دوست کی مثال جیسے بندہ خوشبو والے کے پاس بیٹھے، اگر خوشبو نہیں بھی لی تو سونگھ تو لی ہے نا۔ برے دوست کی مثال ایسی ہے جیسے آپ بھٹی والے کے پاس بیٹھ گئے، آگ کے انگارے آئیں گے، اگر انگارہ نہ بھی آیا تو دھویں سے تو نہیں بچ سکتے ناں۔

میری ماؤ، بہنو، بیٹیو! کبھی بھی کسی گندی عورت سے دوستی مت لگاؤ، جب بھی دوستی لگاؤ نیک عورت سے، محبت کرو نیک عورت سے، جب بھی اٹھنا بیٹھنا ہو ایمان

www.ahnafmedia.com

والی عورت سے، شریروں سے دور رہو اور پناہ مانگو۔

مومنین اور منافقین کا انجام: اللہ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا﴾

منافقین جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں ہوں گے ۔ جہنم کے سات طبقے ہیں، سب سے نیچے طبقہ منافقین کا ہو گا۔ آگے اللہ نے مومنین کو ترغیب دے کر انہیں تسلی دی: ﴿إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا﴾

کہ جو توبہ کرلے، اپنی اصلاح کرلے ، اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھام لے، اپنے دین کو خدا کے لئے خالص کرے، تو اب اللہ اس کو مومنین کی فہرست میں شامل فرمادیں گے اور اللہ تو ایمان والوں کو بہت بڑا اجر عطاء فرمائیں گے۔

پتہ چلا کہ مومن اپنی اصلاح کرلے ،توبہ کرلے ، دین کو مضبوطی سے تھام لے اور مخلص ہو جائے تو اللہ اس کو اجر عطاء فرماتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ توبہ کریں، اصلاح کریں، خدا کے دین کو مضبوطی سے تھام لیں، نیت کریں نیت کرنا ہمارا کام ہے توفیق دینا اللہ کا کام ہے۔

میری ماؤ، بہنو، بیٹیو !آج نیت کرو :"اللہ ہم سب توبہ کرتے ہیں ،اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اللہ تو ہم سب گناہگاروں کو معاف فرمادے۔

اصلاح کی کوشش کریں، پہلے نمازیں نہیں پڑھتی تھیں اب شروع کردیں، جو رہ گئیں ہیں قضاء کریں۔

زکوٰۃ نہیں دی نیت کریں زکوٰۃ ادا کرنی ہے، گزشتہ گناہوں کی معافی مانگیں،

www.ahnafmedia.com

بد نظری کی ہے تو توبہ کریں، گانا سنا ہے تو توبہ کریں، ٹی وی دیکھا ہے تو توبہ کریں، بے پردگی سے توبہ کریں، اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامی الکریم

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

شوہر کے ساتھ حسنِ سلوک

اہلیہ متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

میاں بیوی کا ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے۔ اگر دونوں کا دل ملا ہوا ہو تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں اور اگر خدانخواستہ اگر دلوں میں فرق آ گیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ اسی لیے جہاں تک ہو سکے میاں کا دل ہاتھ میں لیے رہو اور اس کی آنکھ کے اشارے پر چلو۔

اگر وہ حکم کرے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہو۔ دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا کر کے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرو۔ کسی وقت کوئی بات ایسی نہ کرو جو اس کے مزاج کے خلاف ہو اور اگر وہ دن کو رات بتلائے تو تم بھی دن کو رات کہنا شروع کر دو۔

کم سمجھی اور انجام نہ سوچنے کی وجہ سے بعض یہاں ایسی باتیں کر بیٹھتی ہیں جس سے مرد کے دل میں میل آجاتا ہے۔ کہیں بے موقع زبان چلادی کوئی بات طعن و تشنیع کی کہہ ڈالی۔ غصہ میں جلی کٹی باتیں کہہ دیں کہ خوامخواہ سن کر برا لگے۔ پھر جب اس کا دل پھر گیا تو روتی پھرتی ہیں۔ دل پر میل آجانے کے بعد اگر دو چار دن تم نے کہہ

www.ahnafmedia.com

سن کر منا بھی لیا تب بھی وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھے۔ پھر ہزار باتیں بناؤ عذر معذرت کرو لیکن جیسا پہلے دل صاف تھا ویسی محبت نہیں رہتی۔ جب کوئی بات ہوتی ہے تو یہی خیال آجاتا ہے اب یہ وہی ہے جس نے فلاں فلاں دن ایسا کیا تھا۔

اس لیے اپنے شوہر کے ساتھ خوب سوچ سمجھ کر رہنا چاہیے کہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا اور آخرت دونوں درست ہو جائیں۔ چند باتیں اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔

- شوہر کی حیثیت سے زیادہ نہ مانگو، جو کچھ روکھا سوکھا ملے کھا کر گزارا کرو۔
- اگر کوئی زیور یا کپڑا پسند آیا ہو تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کرو نہ، اس کے نہ ملنے پر حسرت کرو، بالکل منہ سے نہ نکالو۔ خود سوچو اگر تم نے کہا تو وہ اپنے دل میں کہے گا کہ اس کو ہمارا کچھ خیال نہیں، ایسی بے موقع فرمائش کرتی ہے۔ بلکہ اگر میاں امیر ہو تب بھی جہاں تک ہو سکے کبھی کسی بات کی فرمائش ہی نہ کرو۔ البتہ اگر وہ خود پوچھے کہ تمہارے واسطے کیا لائیں تو پھر بتلا دو، کہ فرمائش کرنے سے آدمی نظروں سے گھٹ جاتا ہے۔
- کسی بات پر ضد نہ کرو، اگر کوئی بات تمہارے خلاف بھی ہو تو اس وقت جانے دو پھر کسی دوسرے مناسب وقت یا طریقے سے طے کر لینا۔
- اگر میاں کے یہاں تکلیف سے گزرے تو کبھی زبان پر نہ لاؤ ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو کہ مرد کو رنج نہ پہنچے اور تمہارے اس نباہ سے اس کا دل بس تمہاری مٹھی میں ہو جائے۔

www.ahnafmedia.com

- اگر تمہارے لیے کوئی چیز لائے تو پسند آئے یا نہ آئے ہمیشہ اس پر خوشی کا اظہار کرو۔ یہ نہ کہو یہ چیز بری ہے ہمیں پسند نہیں آئی اس سے اس کا دل ٹوٹ جائے گا اور پھر کبھی کچھ نہیں لائے گا اور اگر اس کی تعریف کر کے خوشی سے لے لو گی تو دل اور بڑھے گا اور پھر اس سے زیادہ چیزیں لائے گا۔
- کبھی غصہ میں آکر خاوند کی نہ شکری نہ کرو اور یوں نہ کہنے لگو کہ اس موئے اجڑے گھر میں آکر میں نے دیکھا کیا بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی سے کٹی۔ میرے بابا نے میری قسمت پھوڑ دی اور مجھے ایسی بلا میں پھنسا دیا۔ ایسی باتوں سے پھر دل میں جگہ نہیں رہتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دوزخ میں عورتیں بہت دیکھیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ میں عورت کیوں زیادہ ہو جائیں گی؟ تو فرمایا کہ یہ اوروں پر لعنت بہت کیا کرتی ہیں۔ اپنے خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں۔ تو خیال کرو یہ ناشکری کتنی بُری چیز ہے۔ اور کسی پر لعنت کرنا کہ فلانی پر خدا کی مار خدا کی پھٹکار، فلانی کا لعنتی چہرہ، منہ پر لعنت برس رہی ہے یہ سب باتیں بری ہیں۔
- شوہر کو غصہ آگیا ہو تو ایسی بات مت کہو کہ غصہ اور زیادہ ہو جائے۔
- ہر وقت مزاج دیکھ کر بات کرو اگر دیکھو کہ اس وقت ہنسی دل لگی میں خوش ہے تو ہنسی دل لگی کرو اور نہیں تو ہنسی دل لگی نہ کرو۔ جیسا مزاج دیکھو ویسی ہی بات کرو۔

www.ahnafmedia.com

- اگر کبھی تم خفا ہو کر روٹھ گیا تو تم بھی منہ پھُلا کر نہ بیٹھو رہو، بلکہ خوشامد کر کے عذر معذرت کر کے جیسے بھی ہاتھ جوڑ کر منالو۔ چاہے تمہارا قصور نہ ہو شوہر کا ہی ہو اور ہاتھ جوڑ کر قصور معاف کرانے اپنا فخر اپنی عزت سمجھ لو۔
- میاں بیوی کا ملاپ فقط خالی خولی محبت نہیں ہوتا بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی ضروری ہے۔
- میاں کو اپنے برابر درجہ میں سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے۔
- میاں سے ہر گز کبھی کوئی کام مت لو اگر وہ محبت میں آکر ہاتھ یا سر دبانے لگے تو تم نہ کرنے دو۔ بھلا سوچو تمہارا باپ ایسا کرے تو تمہیں گوارا ہو گا؟ پھر شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے۔
- اٹھنے بیٹھنے میں بات چیت میں ادب تمیز کا پاس اور خیال رکھو۔
- جب کبھی پردیس سے آئے تو مزاج پوچھو خیریت دریافت کرو کہ وہاں کس طرح رہے تکلیف تو نہیں ہوئی۔
- ہاتھ پاؤں پکڑو تم تھک گئے ہوگے۔ بھوک لگی ہوئی ہو تو روٹی پانی کا بندوبست کرو۔ غرض اس کی راحت و آرام کی باتیں کرو روپے پیسے کی باتیں ہر گز نہ کرنے لگو۔ یعنی ہمارے واسطے کیا لائے؟ کتنا خرچ لائے؟ خرچ کا بٹوا کہاں ہے؟ جب وہ خود دے تو لے لو یہ حساب نہ پوچھو کہ تنخواہ تو بہت ہے اتنے مہینہ میں بس یہ ہی لائے۔

کبھی خوشی کے وقت سلیقہ کے ساتھ باتوں باتوں میں پوچھ لو خیر اس کا کچھ حرج نہیں۔ مردوں کو اللہ نے شیر بنایا ہے۔ دباؤ اور زبردستی سے ہر گز زیر نہیں ہو سکتے۔

www.ahnafmedia.com

ان کے زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے۔ ان پر غصہ کر کے دباؤ ڈالنا بہت بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ امید ہے کہ میری بہنیں اسے پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی کریں گی۔ اللہ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق دے۔

آمین ثم آمین بجاہ النبی الامی الکریم الامین

www.ahnafmedia.com

شادی کا مسئلہ

اہلیہ مولانا محمد بلال جھنگوی

پہلے ہی ہنگامے کم نہیں کہ ایسے میں ایک اور بھڑوں کا چھتہ چھیڑ دیا جائے۔ خواتین کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا جائے اور ایک طوفان کھڑا ہو جائے۔ سیرت و کردار آزمانے کو، غصہ دلا کر پھر مزاج اور درجہ حرارت ناپنے کا ایک پیمانہ تو بڑوں نے دے ہی رکھا ہے۔ خواتین کا پیمانہ آزمانے کو زیرِ نظر امر درپیش بہت کافی ہے، اب جگر تھام کے بیٹھو..... !

بات یہ تھی کہ شرح پیدائش کے حوالے سے اعداد و شمار سامنے آئے کہ لڑکیاں بہت زیادہ پیدا ہو رہی ہیں اور لڑکوں کی تعداد نسبتاً بہت کم ہے۔ مفصل اعداد و شمار تو سالانہ شرح پیدائش سے پتا چل سکتے ہیں، لیکن ایک دن میں ایک بڑے ہسپتال میں ہماری عزیزہ نے بتایا کہ 20 بچے پیدا ہوئے اور سب اللہ کی رحمت بیٹیاں ہی تھیں اور نرس نے انہیں بتایا کہ پچھلے دو دن میں بھی لڑکیوں کی تعداد ہی غالب تر تھی۔

ذہن فوراً اس طرف گیا کہ بخاری باب النکاح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی پیشن گوئی موجود ہے۔ فتنہ دجال اور علاماتِ قیامت کے حوالے سے کہ مرد کم ہو جائیں گے، عورتیں بڑھ جائیں گی تا آنکہ 50 عورتوں کا ایک نگران ہو گا۔

معاشرے میں پہلے ہی یہ بات پریشان کر رہی ہے کہ چہار جانب رشتہ طلب بچیوں کی مائیں ہیں۔ یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ لڑکے عنقا ہیں۔ ایک لڑکے کی ماں رجوع کرتی ہے اور مقابلے پر آٹھ، دس لڑکیوں کی مائیں۔ اگرچہ عرصہ دراز سے ملک میں مردم شماری نہیں ہوئی۔ (شاید اس لیے کہ مرد کم پڑ گئے ہیں۔ بقول اکبر الہ آبادی..... پردہ آخر کس سے ہو جب مرد ہی زن ہو گئے)

اقوامِ متحدہ نے جب سے جنسی امتیاز کی رٹ لگائی ہے لوگ بے چارے کنفیوژ ہو گئے ہی۔ مرد سٹ پٹا کر زنانہ حرکتیں کرنے لگے ہیں تاکہ امتیاز باقی نہ رہے۔ خواتین مردانگی دکھانے پر تلی رہتی ہیں۔ جس طرح خالص دودھ، شہد ملنا مشکل ہو گیا ہے۔ اسی طرح ایک مکمل زنانہ عورت اور ایک مکمل مردانہ مرد کو دیکھنے کو بھی ترس گئے ہیں۔ انسانم آرزوست۔۔۔ شیخ سعدی نے ہمارے زمانے سے پہلے کہا تھا۔ انہیں انسان کی آروز مار گئی اور ہم زن آرزوست اور اسی وزن پر مردوں کے مرد ہونے کی حسرت لیے بیٹھے ہیں۔

تاہم شنید یہی ہے کہ 85 مردوں کے مقابلے میں 100 عورتیں ہیں۔ اب یہ 15 خواتین کہاں جائیں؟ بس یہی وہ مقام ہے جہاں سے آگے خواتین بات سننا نہیں چاہتیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو نظام زندگی عطا فرمایا اس میں اصول وضوابط کی بنیاد یہی ہے کہ ﴿وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

آج کے مسلمان کا المیہ یہ ہے کہ اسے یہ زعم مارے ڈالتا ہے کہ نعوذ باللہ وہ

www.ahnafmedia.com

خود بہت علیم و دانا ہے۔ خواہشات نفس کو فکر و علم و عمل کا محور بنا کر وہ اللہ کے بنائے ہوئے دستورِ حیات میں عیاذاً باللہ کتر وبیونت کرنے سے باز نہیں آتا۔ جہلا توڈٹ کرتے ہیں پورے زعم کے ساتھ۔ اللہ کو ماننے والے خواہشات نفس، زمانے کے جاری کردہ رسم ورواج، اقدار و روایات کو فلسفوں کے پاجامے پہناپہنا کر اسلامی اقدار و روایات کو رد کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علی وسلم کے ہاں سورۃ النساء کے احکام کی روشنی میں تجدید نکاح یعنی قبل از اسلام کی ان گنت شادیوں کو چار تک محدود کیے جانے پر پوری طرح عمل کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور نزول قرآن کے بعد جو تہذیب وثقافت ابھری وہ عین اسلام تھی۔ "عرب ثقافت" یا "روایات" کہہ کر رد کرنا حد درجے لاعلمی اور ناسمجھی کا ثبوت ہے۔ عرب وعجم کی تفریق سے ماورا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت، ہر حکم، قرآن کا ہر فرمان عین اسلام ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہاں آپ دیکھیں گے کہ ہر گھر میں دو تین چار حسبِ اذنِ قرآنی بیویاں موجود ہیں اور اسی تناسب سے بچے بھی ہیں۔ بیوگی کی صورت میں زندگی یونہی گزار دینے کا کوئی معاملہ نہ تھا۔ جہاد میں شہادتیں ہوتیں اور بہت جلد بیوہ کا نکاح دوبارہ ہو جاتا بلکہ بعض جگہ توپے درپے شہادت کا نتیجے میں تیسری چوتھی مرتبہ بھی نکاح ہوئے اور اسے عار نہ جانا گیا۔ بن بیاہے مرد، عورت کا معاشرے میں یونہی لڑھکتے پھرنے کا کوئی تصور نہ تھا۔ تا آنکہ عمروں کا تفاوت بھی کوئی مسئلہ نہ تھا۔ وہ زندگی منانے، اسی میں ساری خوشیاں تلاش کرنے، اسی کے غموں میں ادھ موئے ہو جانے والے لوگ نہ تھے۔

مسلمان صرف نوک زبان سے نہ تھے۔ اپنے اسلام کی بھاری قیمت چکا کر

www.ahnafmedia.com

بیٹھے تھے۔ اپنا دل و دماغ، مال دولت، رشتے ناطے، اولاد جائیداد سب ہی کچھ اسلام پر نچھاور کرنا جانتے تھے۔ ان کی خواہشات نفس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی ہدایت کے تابع تھیں۔ وہ خود کو بدلنے والے لوگ تھے۔ قرآن و سنت کو اپنے مطابق ڈھالنے والے نہ تھے۔ لہٰذا انسانی احساسات و جذبات رکھنے کے باوجود تعدد ازواج ان کے ہاں مسئلہ نہ بنا۔

جب یہ زندگی امتحان ہے، اصل زندگی لامنتہا ابھی باقی ہے۔ جب ہم اللہ کے غلام ہیں تو؛ نوکر کیا اور نخرے کیا! آزاد زندگی تو بعد از موت ہے۔ جب ہم اس دنیا میں مسافر ہیں تو سفر میں کلفت تو آئے گی، راحت تو آگے منزل پر ہے۔ جب دنیا مومن کا قید خانہ (کافر کی جنت) ہے، تو پھر مومن تو صبر سے وقت کاٹتا ہے۔

راحتیں تو آزادی پر گھر واپس جا کر ملیں گی۔ یہاں تو اللہ کے حکم کے بندے بننا ہے۔ معاشرے کی فلاح و بقا کے لیے ذاتی خوشیاں پسند و ناپسند کی قربانی دی جا سکتی ہے۔ معاشرے کو بے راہ روی سے بچانے کے لیے دوسری، تیسری شادی کی اجازت دے دی جائے۔ ہمت حوصلہ کر کے یہ راہ ہموار کی جائے مگر کیا کریں کہ اسے ہمارے ہاں گناہ کا درجہ دیا جا چکا ہے۔

اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ لڑکیاں عمر بھر کنواری بٹھالی جائیں گی۔ وہ سسک سسک کر اپنی اور بھائیوں بھابھیوں کی زندگی دوبھر کر لیں گی لیکن دوسری بیوی بننا گوارا نہ کریں گی، بلکہ والدین ہی اسے انا اور غیرت کا مسئلہ بنالیں گے۔

اگر ہم نے معاشرے میں بنتے، اٹھتے، بڑھتے، پھیلتے اس مسئلہ کا حل آج نہ سوچا تو کل فتنہ دجال اپنی تمام تر آزمائشوں کے ساتھ یہ بھی کیے ہوئے آئے گا۔ اگرچہ

www.ahnafmedia.com

شاید یہ آزاد، بغیر کسی سر دھرے، محافظ اور قوام کے نہ ہونے کی وجہ سے ہی یہ معاملہ پیش آئے گا کہ دجال کی طرف نکلنے والی سب سے زیادہ عورتیں ہوں گی۔ حتی کی آدمی اپنی بیوی، اپنی ماں، بیٹی، بہن، اپنی پھوپھی وغیرہ کی طرف جائے گا اور انہیں رسیوں سے باندھ دے گا اس ڈر سے کہ وہ کہیں دجال سے نہ جاملیں۔

(مسند احمد)

اگرچہ اس فہرست میں بیوی بھی ہے۔ دراصل آج کل بیوی بھی اتنی دیر سے بیوی بن رہی ہے کہ (گویا وہ بیوہ ہونے کے ہی قریب ہو جاتی ہے) پختہ کار بیوی، شوہر کو خاطر میں کب لاتی ہے کہ وہ خود بھی زمانہ ساز ہو چکی ہوتی ہے۔ فطری طرز زندگی میں بچی جلد بیاہ دی جاتی ہے، اپنی پوری نسوانیت محفوظ رکھتے ہوئے۔ ہر سانچے میں ڈھل جانے والی، کشادہ دل محبت کرنے والی اور محبت دینے والی ہوتی ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ ساری محبت کاپیوں، کتابوں، ڈگریوں، امتحانوں کی نذر ہو کر ایک عبوست زدہ خاتون اس ڈھیر میں سے کئی قیمتی سال ضائع کر کے بر آمد ہو۔

دوسری، تیسری شادی (تیسری آسان تر ہوتی ہے) صرف معاشرے کی پاکیزگی کا سامان نہیں لاتی۔ بلکہ مرد جسے اللہ نے چار کے مطابق ذہنی، اعصابی، جسمانی قویٰ دے کر بھیجا ہے زیادہ پر سکون پاکیزہ اور مکمل زندگی گزارے گا۔

معاشرے سے آوارگی، بد نگاہی، بدکاری کے تمام اسباب ختم ہو جائیں گے۔ شاعروں ، افسانہ نگاروں، ڈراما سازوں، فلم سازوں کے سارے کاروبار دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ سارے تذکرے عارض ورخسار، بادہ وساغر کے ٹھپ ہو جائیں گے۔

www.ahnafmedia.com

اگر ذرا ان سب کی دوسری، تیسری شادی کروا دیجیے، گود میں اٹھائے، ٹانگوں سے لپٹے پہلی، دوسری، تیسری کے بچے روتے دھوتوں کے عارض ورخسار دھلاتے، ناک پونچھتے ساری شاعری ہوا ہو جائے گی۔

چولہے پر دھری ہانڈی سے اٹھتے گوشت، سبزی، دال کے مطالبے کے بوجھ تلے بادہ وساغر چکنا چور ہو کر بہہ نکلیں گے۔ ڈراما نگاروں کو ڈرامے بنانے کی فرصت نہ رہے گی، فلم سازوں کو کو گھروں میں چلتی لائیو فلم سے سر اٹھانے کی مہلت نہ ملے گی، سب کو اللہ یاد آجائے گا، مسجد میں سکون ملے گا، سجدوں میں لذت حاصل ہو گی۔

ادھر بل بورڈ پر چڑھ کر بال شیمپو کرتی حسینہ کو اس کا شوہر جس کی یہ تیسری بیوی ہے، گھر میں ہی سر دھونے کو دیسی صابن دے کر قرار اور وقار سے اندر بٹھادے گا، معاشرے سے بد اخلاقی اور بے راہ روی دور ہو گی۔ یہ سب فراغت کے شغلے ہیں۔ جس میں سب سے زیادہ نقصان عورت کو پہنچتا ہے۔

اس کی حیثیت ایک کھلونے کی رہ جاتی ہے۔ گھر میں صرف ایک کی اجازت معاشرہ دے رہا ہے۔ باقی دو تین چار خانے باہر دل بہلاوے کے پر کر لیے جاتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اک فطری اسلامی معاشرت ہے۔ عورت کی یہ نزاکت اور ناز برداری خود بخود جگہ پر آجاتی ہے کہ اپنے سوا وہ کسی کو برداشت کرنے پر تیار نہیں۔ ظلم تو یہ ہے کہ خون کے رشتوں کو بھی برداشت نہیں کر رہی۔ حقیقی سوکن نہ ہوئی تو کھینچا تانی کا سارا زور ان رشتوں پر نکال لیا۔

www.ahnafmedia.com

معاشرے کی پاکیزگی کی خاطر بے نکاحی، رلتی، نوجوان لڑکیوں کی خاطر، اپنی آخرت کی خاطر آج کی عورت خواہ وہ بیوی ہو، لڑکی کی ماں ہو، یا لڑکے کی۔ سنجیدگی سے سب کو اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اگرچہ یہ موضوع ایسا دکھتی رگ ہے کہ جس سے چھڑ جانے پر سنجیدگی رفو چکر ہو جاتی ہے اور غصہ خالی جگہ پُر کر دیتا ہے۔ سو طرح کے اعذار سامنے آتے ہیں لیکن یہ مشورہ صرف آخرت طلب، حقیقی دینداروں کے سامنے رکھا جارہا ہے۔

www.ahnafmedia.com

قسط نمبر 25

ظہیر الدین محمد بابر

امان اللہ کاظم

اندجان میں سریر آرائے سلطنت ہونے کے بعد بابر نے سمجھ لیا تھا کہ شاید اس کے مصائب کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ مگر یہ اس کی خام خیالی تھی "ہنوز دلی دور است" کے مصداق ابھی بہت سے مسائل اس کے سامنے منہ کھولے کھڑے تھے۔ سب سے جو بڑا مسئلہ جو اس وقت بابر کو درپیش تھا وہ ان مغلوں کا تھا جو سلطان احمد تنبل کو چھوڑ کر اس کی رفاقت میں آ گئے تھے۔ وہ لوگ ابھی تک مقامی لوگوں سے چھینے گئے گھروں میں رہائش پذیر تھے۔ حتیٰ کہ ان کے گھوڑے، ان کے لباس اور مقبوضہ گھروں میں زیر استعمال اشیاء سب کچھ مقامی لوگوں کا تھا۔ جب لوگ اپنی اشیاء کو غاصب مغلوں کے پاس دیکھتے تو ان کے دلوں میں اشتعال پیدا ہو جاتا۔ حتیٰ کہ نوبت مار پیٹ اور لڑائی جھگڑے تک جا پہنچی۔

یہ صورت حال بابر کے لیے نہایت ہی تکلیف دہ تھی۔ کچھ دنوں تک تو مقامی لوگوں اور مغل سپاہیوں کے درمیان یہ چشمک برقرار رہی۔ مگر پھر آہستہ آہستہ مقامی لوگوں کا بابر پر دباؤ بڑھنے لگا، کہ وہ مغلوں سے ان کی چھینی ہوئی اشیاء اور ان کے گھر واگزار کرا کے انہیں واپس دلائے۔ بابر کے لیے یہ صورت حال کافی تکلیف دہ تھی۔ وہ مغلوں سے مقامی لوگوں کے گھر اور ان سے چھینی ہوئی اشیاء واپس دلانے کے لیے مغلوں پر دباؤ نہیں بڑھا سکتا تھا، کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں مغل اشتعال میں نہ

www.ahnafmedia.com

آجائیں اور اس کے لیے کسی بڑی مصیبت کا باعث نہ بن جائیں اور اگر وہ مقامی لوگوں کا مطالبہ پورا نہیں کرتا تو پھر اندجان میں فساد پھوٹ پڑنے کا خدشہ ہے۔ اس طرح بابر "نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن" کہ مصداق ایک لاینحل مشکل میں گرفتار ہو گیا۔ اگرچہ بابر مغلوں (منگولوں) کو سخت ناپسند کرتا تھا (اس کی ناپسندیدگی کا بین کا ثبوت یہ ہے کہ اس میں سمرقند کی مہم کے دوران ان بے لگام لوگوں کو قابو میں رکھنے لے لیے کئی سخت اقدام کیے تھے اور دوسروں طرف مغلوں کے پاس بھی ایسے حکمران سے محبت کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی، جو ان بے جا سختیاں کرتا پھرتا اور انہیں حقیر دہقانوں کی جان ومال کی حفاظت کے پس پردہ لوٹ مار سے منع کر دے) مگر وہ انہیں ان مخدوش حالات میں (جب کہ دشمن اس کے ارد گرد دندناتے پھر رہے تھے) ناراض کرنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

اندجان کے مقامی باشندوں کا بابر پر روز بروز دباؤ بڑھتا جارہا تھا جب یہ دباؤ حد سے بڑھ گیا تو بابر نے اپنے مخلص مشیروں سے رائے طلب کی۔ اکثر مشیروں نے بابر کو یہی مشورہ دیا کہ وہ غاصب مغلوں (منگولوں) کے خلاف مقامی لوگوں کے حق میں فیصلہ دے، کیونکہ وہ حق پر تھے۔ مقامی لوگوں کی اشک شوئی کے لیے ایسا فیصلہ ضروری ہے۔

بایں ہمہ بابر ابھی تک مخمصے کا شکار تھا اس نے یہ ضروری سمجھا کہ اسے اپنی زیرک نانی اماں دولت بیگم سے بھی مشورہ ضرور لینا چاہیے۔ بنابریں وہ نانی اماں کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے سامنے مقامی لوگوں کا مطالبہ رکھا اور ساتھ ہی اپنے مشیروں کی رائے سے بھی اسے آگاہ کیا۔ نانی اماں کچھ دیر تک مراقبہ کی صورت میں

www.ahnafmedia.com

بیٹھی سوچتی رہی اور کچھ دیر بعد یوں گویا ہوئی: ”یہ مسئلہ بہت گھمبیر ہے اور خطرناک بھی مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ قسمت نے ابھی تک تجھ سے مذاق کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اور وہ تجھ سے دھوپ اور چھاؤں کا کھیل کھیل رہی ہے اس مسئلہ پر غور وخوض کرنے کے لیے مجھے کچھ وقت درکار ہے۔“

نانی اماں کی اس مبہم اور پیچیدہ بات کا کوئی بھی مفہوم بابر کی سمجھ میں نہ آیا۔ یہ پہلی مرتبہ تھی کہ اسے نانی اماں بے بس نظر آرہی تھی، ورنہ وہ ہمیشہ دھڑلے سے اپنی رائے دے دیا کرتی تھی بلکہ وہ اپنی رائے ماننے کا تقاضا بھی کرتی تھی۔ آج وہ خاموشی سے اپنی کوئی رائے دیے بغیر اٹھ کر چلی گئی۔

بابر کا ذہن اتھل پتھل ہو رہا تھا کیوں کہ محل کے باہر مقامی لوگ اس کے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے بابر کے تئیں اب کوئی چارہ باقی نہ رہا تھا کہ وہ بذات خود کوئی نہ کوئی فیصلہ ضرور کرے۔ بصورت دیگر اس کے لیے کافی مشکلات پیدا ہو سکتی تھیں۔ بنابریں اس نے پورے شہر میں یہ اعلان کروادیا کہ

”جس مقامی باشندے کو کسی مغل کے پاس اپنا گھوڑا نظر آئے تو وہ اس سے واپس لے لے اور ہر مغل کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ مقامی آدمی کو اس کا گھوڑا واپس کر دیں اس طرح مقامی باشندے اپنی اپنی اور چیزیں بھی شناخت کر کے مغلوں سے واپس لے لیں اور مغلوں کو بھی چاہیے کہ وہ شرافت سے لوگوں کی چیزیں ان کے مالکوں کو لوٹا دیں۔“

اگرچہ بابر نے اپنے سینے پر پتھر رکھ کر یہ فیصلہ دیا تھا مگر اس کے باوجود دونوں فریق اس فیصلے سے مطمئن نہ تھے۔ مقامی لوگ چاہتے تھے کہ بابر ایک آمرانہ

www.ahnafmedia.com

حکم کے ذریعے مقامی لوگوں کی غصب شدہ اشیاء انہیں مغلوں سے واپس دلوائے۔ وہ بابر کے اس ڈھیلے ڈھالے فیصلے سے مطمئن نہ تھے جبکہ مغل اپنے اس موقف پر ڈٹے ہوئے تھے کہ جب وہ وادیٔ فرغانہ کے شہروں میں فاتحانہ داخل ہوئے تھے تو لوٹ کا مال جنگی دستور کے مطابق ان پر حلال تھا۔ اب اس مال کی واپسی کس قانون کے مطابق ہو رہی ہے؟ بابر کے اس غیر دانشمندانہ اور ڈھیلے ڈھالے فیصلے کی وجہ سے شہر شہر ہنگامے شروع ہو گئے۔ کیوں کہ مقامی باشندے اپنی چیزیں مغلوں سے واپس لینے کی کوشش کر رہے تھے۔ جبکہ مغلوں کو بابر کا یہ فیصلہ پسند نہیں تھا اس لیے وہ مرنے مارنے پر تلے ہوئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ شہر شہر فسادات پھوٹ پڑے تھے۔

بابر حالانکہ دونوں فریقوں کو خوش کرنا چاہتا تھا مگر دونوں فریق اس سے ناراض ہو چکے تھے۔ مغل تو ویسے ہی بابر سے ناخوش تھے، اب اہل وادیٔ فرغانہ بھی ناراض دکھائی دیتے تھے۔ بابر اپنے تئیں بھی خوب سمجھ رہا تھا کہ اس کا یہ فرمان نا موزوں وقت پر جاری کیا گیا تھا۔ وہ خود تسلیم کر رہا تھا کہ اگرچہ یہ فرمان معقول اور منصفانہ تھا مگر قدرے جلد بازی پر مبنی تھا۔

جہانگیر مرزا اور سلطان احمد تنبل جیسے فتنہ پرداز جب میرے پہلو میں موجود تھے تو پھر اپنے لوگوں کو اس طرح خوفزدہ اور ناراض کرنے میں کوئی دانشمندی نہ تھی۔ مغلوں نے بابر کے غیر دانش مندانہ فیصلے پر برافروختہ ہوتے ہوئے وادیٔ فرغانہ سے آہستہ آہستہ فرار ہونا شروع کر دیا اور انہوں نے سلطان احمد تنبل کے پاس صحرا میں پناہ گزینی میں اپنی عافیت سمجھی۔ سلطان احمد تنبل نے بڑی خوش دلی سے ان لوگوں کو اپنی باہوں کے حصار میں لے لیا کیونکہ ان کے آنے سے اس کی افرادی قوت

www.ahnafmedia.com

میں بہت اضافہ ہو گیا، اب وہ اس قابل ہو گیا تھا کہ بابر کو کسی بھی میدان میں للکار سکے بنابریں اس میں وادیٔ فرغانہ پر حملہ آور ہونے میں کوئی تاخیر نہ کی وہ اپنی صحرائی مستقر سے باہر نکلا اور جہانگیر مرزا کی ہمرائی میں ایک عظیم الشان لشکر کی قیادت کرتا ہوا وادیٔ فرغانہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بابر کو جب سلطان احمد تنبل اور جہانگیر مرزا کے حملہ آور ہونے کی اطلاع ملی تو تب اسے پنی غلطی کا احساس ہوا، مگر اب تو تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ بابر نے دشمن کا راستہ روکنے کے لیے قاسم بیگ کو خاطر خواہ فوج کے ساتھ روانہ کیا۔ دونوں فوجوں کے درمیان گھمسان کا رَن پڑا اور قاسم بیگ نے شکست کھائی۔ قاسم بیگ علی دوست طغائی ،ابر ہیم سارد ، دیس لاغری ،سیدی قرا اور کئی نامی گرامی سردار گرفتار کر لیے گئے سلطان احمد تنبل کا بابری فوج پر اس فتح کے نتیجے میں اس قدر حوصلہ بڑھ گیا کہ اس نے جہانگیر مرزا کو اپنے ساتھ لے کر اندجان پر حملہ کر دیا۔ مگر اسے اندجان میں داخل ہونے کی جرات نہ ہوئی۔ اس نے ایک ماہ تک اندجان کا محاصرہ کیے رکھا، مگر اس سے کوئی نتیجہ بر آمد نہ ہوا۔

بنابریں ایک مہینے کے طویل محاصرے کے بعد وہ اندجان سے اوش چلا گیا، اور اوش کے قلعے پر قبضہ جما کر بیٹھ گیا۔ اگست 1499 عیسوی میں بابر نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے اوش پر حملہ آور ہو کر سلطان احمد تنبل سے قلعہ اوش واگزار کرا لینا چاہیے۔ سلطان احمد تنبل کے مقابلے میں اس کے پاس اگرچہ فوجی قوت کم تھی مگر اس کے حوصلے بلند تھے۔ وہ اس بات سے بخوبی آگاہ تھا کہ جنگوں میں افرادی قوت سے نہیں بلکہ بلند حوصلگی سے فتح حاصل کی جاتی ہے۔ بابر کی خوش بختی ابھی تک اس کے شامل

www.ahnafmedia.com

حال تھی اس لیے وہ بڑے بڑے نامساعد حالات سے بخیر وخوبی عہدہ بر آء ہوا تھا۔ اس مرتبہ بھی قسمت نے اس کا ساتھ دیا۔ وہ اس طرح کے مغلستان کے خاقان اعظم نے چار ہزار آزمودہ کار مغل فوجیوں کا ایک دستہ دولت بیگم، قتلق نگار خانم اور خانزادہ بیگم کی حفاظت کے لیے اندجان بھیج دیا کیونکہ ان تینوں خواتین میں سے دولت بیگم خاقان اعظم کی ماں، قتلق نگار خانم بہن، اور خانزادہ بیگم بھانجی تھی۔ یہ چار ہزار مغل فوجیوں کا دستہ ان تینوں خواتین کی حفاظت کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اس طرح بابر کے حوصلے بڑھ گئے اور اس نے سلطان احمد تنبل کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا۔

سلطان احمد تنبل کے علاوہ مرغینان کا قلعہ دار علی دوست بھی اندجان پر نظریں گاڑھے بیٹھا تھا جب بابر خجند سے مرغینان پہنچا تھا تو علی دوست اور بابر کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا تھا، جس کی رو سے بابر کے لیے یہ لازم قرار پایا تھا کہ جب کبھی ہر دو فریقین میں سے کوئی سلطان احمد تنبل سے جنگ کرنے کا فیصلہ کرے گا تو اس فیصلے میں ہر دو فریقین کی رضامندی ضروری ہو گی۔ باالفاظ دیگر سلطان احمد تنبل سے جنگ کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کوئی فریق تنہا نہیں کر سکتا۔

اب جبکہ بابر نے سلطان احمد تنبل سے جنگ کرنے کا فیصلہ کیا تو علی دوست درمیان میں کود پڑا، اس نے بابر کو طے شدہ معاہدے کی یاد دلائی کہ وادیٔ فرغانہ کا تاجدار مرغینان کے قلعہ دار اجازت کے بغیر سلطان احمد تنبل سے جنگ کا فیصلہ تنہا نہیں کر سکتا۔ مگر جب بابر کے پاس خاقان اعظم کی کمک پہنچ گئی تو اس نے علی دوست کی رائے کا احترام ضروری نہ سمجھا۔ اور سلطان احمد تنبل پر چڑھائی کرنے کا اٹل فیصلہ کر لیا۔

جاری ہے

www.ahnafmedia.com

ہمارا کچن

عائشہ بنت ارشد علی

آلو بخارے کی چٹنی:

اشیاء:

آلو بخارا	آدھا کلو
نمک، کالی مرچ، سرخ مرچ	آدھا چائے کا چمچ
چینی	ایک کلو
بادام پستہ، چار مغز	حسبِ ضرورت
سبز الائچی	6 یا 7 عدد
خشخاش [اگر پسند ہو تو]	ایک چمچ
جام شیریں یا کوئی شربت ذائقہ	حسبِ ذائقہ

بنانے کا طریقہ: سب سے پہلے پتیلی میں پانی اور چینی ڈالیں اس کا شیرا بنائیں جب شیرا ایک تار ہو جائے تو اس میں آدھا گھنٹہ پہلے سے بھگوئے ہوئے آلو بخارے ڈالیں اور اس کو پکائیں اس دوران نمک کالی مرچ ڈال دیں اور ساتھ ہی جام شیریں اور سبز الائچی بھی ڈال دیں۔ اب اسے پکنے دیں یہاں تک کہ شیرا گاڑھا ہو جائے تو چولہا بند کر دیں اس میں بادام، پستہ، خشخاش، چار مغز ڈال دیں مکس کر کے کسی باؤل میں ڈال کر فریج میں رکھیں خوب ٹھنڈا ہونے پر تناول فرمائیں۔ خوب مزا آئے گا۔

آئندہ ماہ بنات اہل السنت میں نئی "کٹھی میٹھی" ڈش کے ساتھ ملیں گے۔

www.ahnafmedia.com

قسط نمبر 15

نماز اہل السنت والجماعت

متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مردوں اور عورتوں کی نماز میں فرق

شریعت اسلامیہ میں احکام خداوندی کے مخاطب مرد و عورت دونوں ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ کے احکام جس طرح مردوں لئے ہیں عورتیں بھی اس سے مستثنیٰ نہیں لیکن عورت کی نسوانیت اور پردہ کا خیال ہر مقام پر رکھا گیا ہے۔ ان عبادات کی ادائیگی میں عورت کے لئے وہ پہلو اختیار کیا گیا ہے جس میں اسے مکمل پردہ حاصل ہو۔ ایمان کے بعد سب سے بڑی عبادت "نماز" ہے۔ اس کے بعض احکام مشترک ہونے کے باوجود بعض تفصیلات میں واضح فرق ملتا ہے۔ ذیل کی احادیث اس فرق کو واضح بیان کرتی ہیں۔

1: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جِئْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ... فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاوَائِلَ بْنَ حُجْرٍ! اِذَا صَلَّیْتَ فَاجْعَلْ یَدَیْكَ حَذْوَ اُذُنَیْكَ وَالْمَرْاَۃُ تَجْعَلُ یَدَیْھَا حِذَاءَ ثَدْیَیْھَا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج 9ص144 رقم الحدیث 17497،مجمع الزوائد للھیثمی ج 2ص272 باب رفع الیدین، رقم الحدیث 2594،جامع الاحادیث للسیوطی ج23 ص 439 رقم الحدیث 26377)

ترجمہ: راوی حدیث صحابی رسول حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے وائل بن حجر جب تم نماز پڑھو تو اپنے کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاؤ اور

www.ahnafmedia.com

عورت اپنے ہاتھوں کو چھاتی کے برابر اٹھائے۔

2: عَنْ یَزِیْدَ بْنِ حَبِیْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی اِمْرَاَتَیْنِ تُصَلِّیَانِ فَقَالَ اِذَا سَجَدْتُّمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَی الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْاَۃَ لَیْسَتْ فِیْ ذٰلِکَ کَالرَّجُلِ۔

(مراسیل ابی داؤد ص28،السنن الکبری للبیہقی ج 2ص223 باب ما یستحب للمراۃ الخ، جامع الاحادیث للسیوطی ج3 ص 233 رقم الحدیث 2110)

ترجمہ: حضرت یزید بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو عورتوں کے قریب سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت کا حکم اس میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

3: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ .... کَانَ یَاْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ یَّتَجَافُوْا فِیْ سُجُوْدِھِمْ وَ یَاْمُرُ النِّسَاءَ اَنْ یَّتَخَفَّضْنَ وَکَانَ یَاْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ یَّفْرِشُوْا الْیُسْرٰی وَیَنْصَبُوْا الْیُمْنٰی فِی التَّشَھُّدِ وَ یَاْمُرُ النِّسَاءَ اَنْ یَّتَرَبَّعْنَ۔

(السنن الکبری للبیہقی ج 2ص222. ،التبویب الموضوعی للاحادیث ص2639)

ترجمہ: صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ سجدے میں (اپنی رانوں کو پیٹ سے) جدا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ خوب سمٹ کر (یعنی رانوں کو پیٹ سے ملا کر) سجدہ کریں۔ مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ تشہد میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ چہار زانو بیٹھیں۔ (جاری ہے)

www.ahnafmedia.com